وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

مقالہ۔2

اللہ تعالیٰ سے محبت

تصنیف

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقیؒ

(ت:۴۵۸ھ)

ترجمہ

محقق العصر مفتی محمد خان قادری

بانی: جامعہ اسلامیہ لاہور

کاروان اسلام پبلی کیشنز

نام کتاب — اللہ تعالیٰ سے محبت

مصنف — امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی

ترجمہ — مفتی محمد خان قادری

پروف ریڈنگ — علامہ محمد فاروق قادری، علامہ محمد عارف علوی

حروف سازی — محمد عمران عنصر قادری

اشاعت اول — ۲۰۱۴ء

ملنے کے۔ پتے

☆فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور	☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی
☆ مکتبہ غوثیہ عسکری پارک کراچی	☆ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی
☆احمد بک کارپوریشن راولپنڈی	☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
☆ مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی	☆ اہل سنہ پبلی کیشنز دینہ جہلم
☆ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ تنظیم المدارس جامعہ نظامیہ لاہور
☆ مکتبہ دارالعلم دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور
☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور	☆فضل حق پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ نبویہ دربار مارکیٹ لاہور	☆ قادری رضوی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور	☆ مکتبہ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاور	☆ مکتبہ شمس وقمر مین بھاٹی چوک لاہور
☆ مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
☆نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور	☆نعیمیہ بک سٹال اُردو بازار لاہور

کاروان اسلام پبلی کیشنز

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ 1، اسلامیہ سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

0321.9494304...0300.4407048

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ سے محبت

۱۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَ نْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

(۲پ، البقرہ:۱۶۵)

اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

یہ آیت مبارکہ واضح طور پر نشاندہی کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ایمان کا حصہ ہے کیونکہ یہ الفاظ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

اہل ایمان اللہ سے ہر شے سے شدید محبت کرتے ہیں۔

بتا رہے ہیں کہ ایمان آدمی کو اللہ تعالیٰ کی محبت پر اُبھارتا اور اس کی دعوت دیتا ہے۔

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

(۳پ، آل عمران:۳۱)

اے حبیب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

یہ فرمان آشکار کر رہا ہے کہ حضور ﷺ کی اتباع ، اللہ تعالیٰ کی محبت کے تقاضوں میں سے ہے تو جب اتباع نبوی ﷺ ایمان ہے تو ضروری ہے کہ اس کا تقاضا محبت الٰہی بھی ایمان ہو۔

۳۔خالق کائنات کا فرمان ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(پ۱۰، التوبہ:۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

یہ آیت مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے رسول کی محبت اور اللہ کی راہ میں جہاد سے محبت فرض ہے اور مسلمان کو ان سے بڑھ کر کسی شے سے بھی محبت نہیں ہونی چاہیے اس پہ یہ آحادیث بھی شاہد ہیں:

ا۔حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم مکہ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے لوگوں نے آپ علیہ السلام سے اجازت طلب کرنا شروع کی اور آپ ﷺ اجازت مرحمت فرمانے لگے تو فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ تمہیں درخت کا وہ حصہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے ملا ہوا ہے ناپسندیدہ ہے دوسرے حصہ کی نسبت۔

میں نے دیکھا تمام لوگوں نے رونا شروع کر دیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے جو آدمی اس کے بعد اجازت طلب کرے گا وہ میرے نزدیک نہایت ہی بے وقوف ہو گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد حلف اُٹھاتے ہوئے فرمایا:

میں اللہ تعالیٰ کے ہاں گواہی دونگا (حضور علیہ السلام کا معمول یہ تھا کہ جب حلف اُٹھاتے تو ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ'' کے الفاظ فرماتے) تم میں سے جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے پھر اسے رکاوٹوں اور آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے تو وہ ان کی وجہ سے جنت میں چلا جائے گا، میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب اور عذاب کے جنت میں جائیں گے اور مجھے اُمید ہے کہ تم اور تمہاری صالح بیویاں اور اولاد اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہونگے جب تک وہ جنت میں اپنے گھر نہ دیکھ لیں۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں تین چیزیں ہونگی اسے ایمان کی حلاوت و مٹھاس نصیب ہو گی۔

پہلی چیز: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ہر شے سے بڑھ کر محبت۔

دوسری چیز: انسان صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر دوسرے سے محبت کرے۔

تیسری چیز: کفر کی طرف پلٹ جانا اسی طرح ناپسند ہو جیسے کہ جلائی ہوئی آگ

میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

یہ مسلم کی حدیث محمد بن بشار سے اور بخاری میں یہ حدیث محمد بن مثنی سے مروی ہے۔

حضور ﷺ نے واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت ایمان ہے، سابقہ آیات نے آشکار کر دیا تھا کہ آپ کی اتباع نہ کرنا محبت کے خلاف ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ محبت ہی لازم ہے اور محبت کا تقاضا اتباع وموافقت بھی لازم ہے۔

۳۔ شیخ ابو عبد اللہ بن خفیف کا بیان ہے حضرت حسن بصری شیخ ابو عباس بن سریج کے ہاں آئے تو ابن سریج نے پوچھا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی محبت فرض ہونے پر کونسی آیت ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا لیکن قاضی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(پ۱۰، التوبہ:۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

اور سخت عذاب کی دھمکی فرض کے ترک پر ہی ہوتی ہے۔

۴۔حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :اللہ تعالیٰ کی قسم تم اس بلندی کونہیں پاسکتے جب تک تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہر شے سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے تو جس نے قرآن سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی۔

محبت کے معانی

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :اللہ کی محبت کے تحت متعدد چیزیں آتی ہیں :

پہلی چیز: یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر لحاظ سے حمد کی مستحق ہے اور اس کی ہر صفت بھی قابل حمد ہی ہے۔

دوسری چیز:وہ بندوں پر احسان فرمانے والا ، انعام کرنے والا اور فضل فرمانے والا ہے

تیسری چیز: اس کا احسان بندے کے قول اور عمل سے کہیں بڑا اور بڑھ کر ہے

چوتھی چیز:بندے کے فیصلے مستقل نہیں اور وہ بے شمار اُمور کا مکلف ہے۔

پانچویں چیز: ہر حال میں اس کی ناراضگی کا ڈر ہو کہ کہیں وہ معرفت نہ چھین لے جو اس نے عطا کی ہے اور وہ توحید نہ سلب فرمالے جس سے بندہ مزین ہوتا ہے

چھٹی چیز:اس کی اُمیدیں اللہ تعالیٰ سے ہی وابستہ ہوں کسی حال میں بھی اس سے بے نیاز نہ ہو۔

ساتویں چیز: یہ تمام مذکورہ عقائد کو دل میں سموتے ہوئے خوب احسن انداز میں ہمیشہ اس کا ذکر کرے۔

آٹھویں چیز: فرائض کی ادائیگی دل وجان سے کرے اور حسب طاقت نوافل کے ذریعے مزید قرب چاہے۔

نویں چیز: دوسروں سے اس کی ثناء سنے اس کے قرب کا متمنی رہے اور مخفی وظاہر اس کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے۔

دسویں چیز: اگر کسی سے اس کا ذکر سنا اور اس میں کمی ہے تو اس کے ازالے کی کوشش کرے یا اس کے راستے میں چلنے سے تاخیر کر رہا ہے تو اس کی اصلاح کرے

جب یہ تمام حقائق کسی دل میں جمع ہو جائیں تو پھر اسے محبت الٰہی کا نام دیا جا سکتا ہے ان کا تذکرہ اجتماعی طور پر کہیں نہیں مگر متفرق طور پر یہ حضور سرور عالم ﷺ سے منقول ہیں ان میں سے کچھ روایات یہ ہیں:

پہلی روایت: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

احبوا الله مما يغذوكم به من النعمة واحبوني لحب الله واحبوا لبيتي لحبي	اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ وہ نعمتوں کی صورت میں تمہیں غذا عطا فرماتا ہے میرے ساتھ اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میری اہل بیت سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔
(سنن ترمذی: ۳۷۸۹)	

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ممکن ہے کہ یہ الفاظ تمام نعمتوں کو شامل ہوں اگرچہ غذا کا اطلاق حقیقۃً کھانے اور پینے پر ہوتا ہے مگر

توفیق، ہدایت، اس کی معرفت پر دلائل حواس اور عقل پر مجازاً ہیں یالفظ غذا سے یہ تمام مراد ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں وہ حلاوت ایمان پالے گا، بعض روایات میں "طعم الایمان" (ایمان کاذائقہ پائے گا) کے الفاظ ہیں اور ذائقہ غذاؤں اور ان کے قائم مقام کا ہی ہوتا ہے تو جب ایمان کاوصف طعم بن سکتا ہے تو اسے غذا بھی کہا جاسکتا ہے لہذا اس حدیث میں ایمان بھی اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں شامل ٹھہرا۔

دوسری روایت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں آگاہ کروں جو نہ تو نبی ہونگے اور نہ ہی شہید مگر روز قیامت حضرات انبیاء اور شہداء ان پر رشک کرتے ہوئے پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نور کے منبروں پر بٹھایا ہے؟ فرمان ہوگا:

الذین یحبون عباد اللہ الی اللہ	یہ وہ لوگ جو اللہ کے بندوں کو اللہ
ویحبون اللہ الی عبادہ وھم	کامحبوب بنادیں گے اور اللہ کو بندوں
یمشون علی الارض نصحاء	کامحبوب بنادیں گے اور زمین پر خیرخواہ بن کر رہتے ہیں

ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا انہیں محبوب بنادے یہ بات سمجھ آتی ہے مگر بندوں کا اللہ کو محبوب بنانا کیسے ہے؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ کی محبت کادرس دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے محرمات سے روکیں گے تو جب وہ ان کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ ان سے پیار فرمائے گا۔

ذکر اللہ سے محبت

احادیث میں اللہ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کی علامت ذکر الٰہی کی ناپسندیدگی ہے، ہاں ایسی روایات کی سند ضعیف ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

علامة حب الله حب ذکر الله وعلامة بغض الله بغض ذکر الله

اللہ کی محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت اور اس کے بغض کی علامت ذکر اللہ سے عداوت ہے۔ (کنز العمال: ۱۸۸۶)

یہ زیاد بن میمون سے بھی مروی ہے اور زیاد بن میمون منکر الحدیث ہے لیکن اسلاف اور صالحین سے اسی طرح منقول ہے۔

محبت بہرہ اور اندھا بنا دیتی ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حبك الشيء يعمي ويصم

کسی شے کی محبت تمہیں اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ (سنن ابوداؤد: ۵۱۳۰)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، تاریخ بخاری میں یہ سعید بن ابی ایوب کے طریق سے بھی مروی ہے اور موقوف ہے یعنیا سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی قرار دیا گیا ہے۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف سے پیش آمدہ مصائب کو بُرا محسوس نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر جو عبادات لازم اور مقرر ہیں ان میں وہ کبھی بھی بوجھ محسوس نہیں کرے گا (یعنی خوش دلی اور شوق سے قبول کرے گا) جیسا کہ آدمی کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو اس کی ہر شے کو وہ اچھا ہی جانتا ہے اور اس کی ہر ادا محبت میں اضافہ کا سبب بنتی جاتی ہے حتی کہ وہ اپنے محبوب کے بارے میں ایسی ہی خبر قبول کرے گا جو اس سے محبت میں ترقی اور غلو کا ذریعہ بنے۔

۱۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب ان کی موت کا وقت آیا تو بیٹے سے فرمایا: عبداللہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں:

بحب الله عزوجل وحب طاعته	اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا اس کی فرمانبرداری
وخوف الله وخوف معصيته فانك	کرنا اور گناہوں سے اس کا خوف کرنا اگر
اذا كنت كذالك لم تكره الموت	تو ایسا کرے گا تو تجھے موت سے کوئی ڈر
حتى اتاك	نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ آجائے گی۔

بیٹے تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں پھر قبلہ رخ ہو کر کلمہ طیبہ پڑھا اور روح پرواز کر گئی۔

۲۔ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت داؤد علیہ السلام ایک دعا یہ مانگا کرتے تھے:

اللهم اجعل حبك احب الى من	اے اللہ مجھے میرے کانوں، آنکھوں اور
سمعي وبصري ومن الماء البارد	ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر اپنی محبت عطا فرما

۳۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف یہ وحی فرمائی میں تمہارے اقوال کو نہیں بلکہ تمہارے ارادوں اور تمناؤں کو قبول کرتا ہوں جس کی خواہش اور آرزو میری محبت ٹھہری:

کان صمته عندی تقدیساً وتسبیحا ووقاراً	اس کی خاموشی میرے ہاں تسبیح وتہلیل وتکبیر کا درجہ رکھتی ہے۔

۴۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: تم اس سے محبت کرو جس سے اللہ محبت فرماتا ہے اور اسے ناپسند جانو جسے وہ ناپسند فرماتا ہے اللہ کی خاطر نیکی کرو اور وہ کام ترک کر دو جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے، اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لانے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کی جائے، مسلمانوں کے ساتھ نرمی، کفار سے سختی اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔

۵۔ حضرت ابویزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے اللہ سے محبت کرنے والے اور جس سے اللہ محبت کرے کی علامت کے بارے میں سوال ہوا، تو فرمایا: جو اللہ سے محبت کرتا ہے

فهو مشغول بعبادته ساجداً وراكعاً	وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے کبھی حالت سجدہ میں اور کبھی رکوع میں
	اگر اس سے تھک گیا تو
استروح الی ذکر اللسان والثناء	زبان سے اس کا ذکر وثناء کرتا ہے۔
	اگر اس سے بھی عاجز آ گیا تو
استروح الی ذکر القلب والتفکیر	پھر دل کے ذکر وفکر میں آرام پاتا ہے

رہی اس بندے کی علامت جسے اللہ تعالیٰ محبوب بناتا ہے:

اعطاہ سخاوۃ کسخاوۃ البحر وشفقتہ کشفقۃ الشمس وتواضعا کتواضع الارض

اسے سمندر جیسی سخاوت، سورج جیسی شفقت اور زمین جیسی تواضع عطا فرماتا ہے۔

۶۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محبت محبوب کی طرف سے ہی صحیح ہوتی ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے اس کے برابر وہ نہیں ہو سکتا جو اللہ سے محبت کرے (یعنی اللہ کا محبوب اور اللہ کا محبّ برابر نہیں ہو سکتے)

۷۔ شیخ احمد بن ابی الحواری سے منقول ہے اللہ کی محبت اطاعت الٰہی سے محبت ہے، یہ بھی فرمایا: ذکر اللہ سے محبت ہے، جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرے تو بندہ اس سے محبت کرتا ہے، بندہ اللہ سے محبت کی ابتدا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا حتی کہ ابتداء محبت کی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اس کی رضا کی تلاش میں رہنے لگ جاتا ہے۔

۸۔ حضرت ابراہیم بن علی المریدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ محال ہے کہ تمہیں اللہ کی معرفت ہو پھر اس سے محبت نہ ہو یہ محال ہے کہ محبت ہو لیکن اس کی یاد اور ذکر نہ ہو، یہ محال ہے کہ اس کا ذکر ہو مگر اس کی حلاوت نہ ہو، یہ بھی محال ہے کہ تمہیں اس کے ذکر کی حلاوت محسوس ہو اور پھر تم اس کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۹۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ نے علامت محبت یوں بیان کی، جو شے اس سے دور لے جائے اسے ترک کر دینا تا کہ تمام توجہ و دل کا مرکز فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہو جائے

۱۰۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حقیقت محبت پہ روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: تمہیں محبوب کے علاوہ کوئی دکھائی ہی نہ دے اور اس کے علاوہ کسی کو ناصر اور

معاون نہ بناؤ، اس سے بے نیاز نہ ہوں۔

۱۱۔ حضرت ابوسعید الخزار رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ   نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔

(پ ۲۷، الرحمٰن: ۶۰)

اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ جس نے اپنے نفس سے انقطاع حاصل کرلیا اس کی جزا فقط اپنے رب سے تعلق ہے، جس نے مخلوق کی محبت سے جدائی کر لی اسے فقط رب العالمین سے محبت نصیب ہوجائے گی جس نے ہمارے احکام پر عمل وصبر کیا ہم اس کو جزا کے طور پر اپنا وصل عطا فرمائیں گے اور جس کو وصل مل گیا وہ کہاں کسی کو پسند کرے گا؟ دنیا میں تگ ودو (استقامت) کرنا آخرت میں راحت کا سبب بنتا ہے جو مصائب پر صبر کرے گا اسے مولیٰ کا قرب نصیب ہوگا، جس نے اپنا دل ہمارے حوالے کر دیا ہم اس کا غیر کو مالک نہیں بننے دیں گے، جو مخلوق سے دور ہوگیا اس کی جزا حق تعالیٰ کا قرب ہی ہے

۱۲۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے اسی آیت مبارکہ کا مفہوم پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے جس پر میں احسان فرماتا ہوں اس کی جزا یہ ہے کہ میں احسان کو اس پر محفوظ رکھتا ہوں تو یہ احسان پر احسان ہوا۔

۱۳۔ شیخ عبد اللہ بن ابوعیسیٰ کا بیان ہے، بصرہ میں ضعیف آدمی تھے حالت قیام میں عبادت کرتے جب تھک جاتے بیٹھ کر شروع کر دیتے جب بیٹھنا دشوار ہوجاتا لیٹ کر شروع کر دیتے اور جب یہ بھی دشوار ہوجاتا تو کہتے مجھے بٹھاؤ پھر آسمان کی طرف نظر کر کے کہتے، اللہ تو پاک ہے تعجب ہے مخلوق پر وہ کیسے تیرے

سوا کسی سے محبت کرتی ہے؟

۱۴۔شیخ ابو جزیمہ کہتے ہیں: ایک راہب کا قول ہے جب محبت دل میں گھر کر لیتی ہے تو اہل اور اولاد ذہن سے زائل ہو جاتے ہیں، انہوں نے ہی نقل کیا، ایک راہب نے شیخ حسن بن شوذب سے کہا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا وہی ہو گا جو کُل محبت اسی سے ہی کرے تو اس پر ان کی چیخ نکل گئی، یہ بھی کہا: میں نے شیخ مضاد بن عیسیٰ سے سنا، اللہ کی محبت تمہیں اس کے لیے بلا دلیل عمل کے لیے مجبور کر دے گی۔

۱۵۔حضرت مجاہد سے ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

هَلْ جَزَآءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔

(پ۲۷، الرحمٰن: ۶۰)

کی تفسیر فرمائی:

ماجزاء من انعمت علیه بالتوحید الا الجنة جس پر میں نے توحید کی نعمت فرمائی اس کی جزا فقط جنت ہے۔

اس کی سند میں ابراہیم بن محمد کوفی منکر الحدیث ہے۔ واللہ اعلم

۱۶: حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک حکیم نے کہا، مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں فقط جنت کی خاطر اللہ تعالیٰ سے محبت کر کے اس بد مزدور کی طرح بن جاؤں جسے معاوضہ ملے تو کام کرے اور اگر معاوضہ نہ ملے تو کام چھوڑ دے، ہاں اس کی محبت مجھ سے وہ کام لے جو اور کوئی نہ لے سکے۔

۱۷۔ابن مہدی کہتے ہیں: میں نے شیخ علی بن موفق کوان گنت دفعہ کہتے سنا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے میں تیری عبادت تیرے دوزخ کے خوف کی بنا پر کرتا ہوں تو مجھے اس میں عذاب دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تیری عبادت تیری جنت کے شوق سے کرتا ہوں تو تو مجھے اس سے محروم کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میں فقط تیری محبت میں اور تیری ذات اقدس کے شرف میں عبادت کرتا ہوں تو ایک دفعہ زیارت کا شوق عطا فرمادے اور پھر جو چاہو حاضر ہوں۔

۱۸۔شیخ ضیغم حلاب فرمایا کرتے، اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے دل اس میں اس قدر مشغول ہوجاتے ہیں کہ انہیں دنیا میں کسی غیر میں لذت نہیں رہ جاتی اور آخرت میں دیدار الٰہی سے بڑھ کر کسی شے کی تمنا نہیں رکھتے۔

۱۹۔حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو عبادت کا شہید ہے اس کا فدیہ جنت ہے اور جو اس کی محبت میں شہید ہوا اس کا بدلہ دیدار ہے۔

۲۰۔حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جو آدمی ولیمہ میں فقط ولیمہ کی خاطر شرکت کرتا ہے اس میں اور جو ولیمہ میں محبوب کی ملاقات کے لیے شرکت کرتا ہے اس میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

۲۱۔حضرت سفیان ثوری، حضرت رابعہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے، فرمایا: ابوسفیان تمہارے ہاں سخاوت کیا ہے؟ کہنے لگے دنیاوالوں کے ہاں مال خرچ کرنا اور آخرت والوں کے ہاں اپنی ذات بھی قربان کر دینا ہے، فرمایا: سفیان تم غلط کہہ رہے ہو، عرض کیا، آپ کے ہاں سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کی بنا پر عبادت کرو اس پر جزا معاوضہ کا خیال ترک کر دو، پھر یہ کہا: اگر تیری ذات

اقدس نہ ہو نہ جنت اچھی لگے اور نہ اس کے دائمی انعامات ، لوگ جنت کی خاطر تجھے چاہتے ہیں اور میرا دل تیرے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا۔

۲۲۔ شیخ اسماعیل (بہت بڑے عابد) کہتے ہیں : میری ملاقات حضرت بہلول مجنون سے ہوئی فرمانے لگے ، ایک بات پوچھوں ؟ عرض کیا، ضرور، فرمایا: سخاوت کیا ہے ؟ عرض کیا، مال خرچ کرنا ، فرمایا: یہ تو دنیوی سخاوت ہے ، اُخروی کیا ہے؟ عرض کیا، اپنے مولیٰ کی فی الفور اطاعت کرنا ، فرمایا: اس سے جزا کی اُمید پر ہے ، عرض کیا ہاں ، ایک کے بدلے دس ، فرمایا: یہ دین میں پسندیدہ نہیں ، مولیٰ کی اطاعت بغیر کسی خیال کے ہونی چاہیے تم تو معاوضہ مانگ رہے ہو۔

۲۳۔ شیخ جامع بن احمد خزاف کہتے ہیں : میں نے یحیٰی بن معاذ رازی کو فرماتے سنا، اہل معرفت دو مرد ہیں ، ایک جو اس پر خوش ہے کہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں ، دوسرا جو اس پر خوش ہے کہ مجھے اس کی معرفت حاصل ہے ، پہلا اللہ کے ساتھ خوش ہو رہا ہے اپنے نفس کے ساتھ نفس کے لیے جبکہ دوسرا اللہ کے ساتھ اللہ کی طرف سے اللہ کی خاطر خوش ہو رہا ہے ، یہ فرمایا:

لھذا سرور الخبر فکیف سرور النظر   یہ خوشی تو اطلاع کی بنا پر ہے دیدار کا عالم کیا ہوگا۔

۲۴۔ شیخ محمد بن حاتم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا، میں نے ایک رات حضرت سری کے پاس بسر کی ، جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو فرمایا: جنید سو گئے ہو ؟ عرض کیا، نہیں ، فرمایا: ابھی بارگاہ خداوندی میں حاضری ہوئی ، فرمان ہوا سری تم جانتے ہو ہم نے مخلوق کو کیوں پیدا کیا؟ عرض کیا ،

نہیں، فرمایا: جب میں نے مخلوق کو پیدا کیا تو انہوں نے مجھ سے محبت کا دعویٰ کیا، میں نے دنیا پیدا کی تو دس ہزار سے نو ہزار دنیا میں مشغول ہو گئے ایک ہزار باقی رہ گئے، میں نے جنت پیدا کی ان میں سے نوصد اس کی طرف متوجہ ہو گئے باقی ایک سو رہ گئے، ان پر میں نے آزمائش بھیجی تو نوے ادھر متوجہ ہو گئے باقی دس رہ گئے میں نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ نہ تم نے دنیا قبول کی نہ جنت کی طرف راغب ہوئے اور نہ تم مصیبت میں بھاگے؟ انہوں نے عرض کیا، تو ہماری تمنا کو جانتا ہے، فرمایا: میں تم پر ایسے مصائب نازل کروں گا جنہیں مضبوط پہاڑ بھی نہ اُٹھا سکیں گے، عرض کیا، اگر تم یہ بھی کر دو تب بھی ہم خوش ہیں، فرمایا: تم ہی تو میرے مقبول بندے ہو۔

۲۵۔ شیخ ابو عثمان کہتے ہیں: میں نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، محبت کی تین نشانیاں ہیں:

تکلیف میں خوش رہنا، محنت میں حسن ظن، معرفت کی تین یہ ہیں:

اللہ کی طرف متوجہ رہنا، اللہ کی طرف مخلوق سے منقطع ہو جانا، اللہ کی ذات کے ساتھ ربط و تعلق پر فخر کرنا، ہر شے سے اس کی طرف بھاگنا، ہر شے اسی سے مانگنا اور ہر وقت اسی کی طرف رہنمائی کرنا۔

۲۶۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی ہمتیں مغز معرفت سے عبارت ہیں، انہیں شراب محبت پلائی گئی ہے وہ سر کے بل اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں، صراط مستقیم پر گامزن اور رضائے الٰہی کے لیے بھاگتے ہیں۔

۲۷۔ شیخ ابو علی حسن بن علویہ کہتے ہیں: حضرت یحییٰ بن معاذ رازی سے پوچھا گیا کونسی مجلس سب سے پسندیدہ اور لذیذ ہے؟ فرمایا: میدان توحید میں فکر کرتے ہوئے بیٹھنا تاکہ معرفت کی خوشبو اور محبت کا جام نصیب ہو، سبحان اللہ! کس قدر یہ پُر لذت مجلس ہے اور کس قدر میٹھی شراب ہے، پوچھا کونسا کھانا لذیذ ہے؟ فرمایا توحید الٰہی سے صبر کے منہ میں ذکر اللہ کا وہ لقمہ جو کرامت الٰہی سے اُٹھایا جائے، عرض کیا، مومن کی عید کیا ہے؟ فرمایا: ایمان پہ سرور اور قرآن پہ خوشی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (پ۱۱، یونس:۵۸)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں اور ان کے سب دھن ودولت سے بہتر ہے

۲۸۔ شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ سرور ہی سرور ہے اس کے علاوہ کے ساتھ سرور غرور (دھوکہ) ہے۔

۲۹۔ شیخ اوس اعور کہتے ہیں: میں نے ریحانہ مجذوبہ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا، اللہ میں تیری پناہ میں آتی ہوں اس بدن سے جو تیری بارگاہ میں حاضر نہیں ہوتا وہ دونوں آنکھیں آندھی ہو جائیں جو تیرے شوق میں روتی نہیں اور ہاتھ خشک ہو جائیں جو تیری طرف زاری سے اُٹھتے نہیں۔

پھر یہ شعر پڑھا:

یاحبیب القلوب انت حبیبی　　لم تزل انت منیتی وسرودی

(اے دلوں کے محبوب تو ہی میرا محبوب ہے، ہمیشہ سے تو ہی میری تمنا اور میرا سرور ہے)

۳۰۔ شیخ یوسف بن حسین کہتے ہیں: حضرت ذوالنون نے بیان فرمایا میں طواف کر رہا تھا میں نے وہاں مجذوب کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے اللہ تیری محبت نے مجھے قتل، تیرے شوق نے مجھے تلف اور تیرے اتصال نے مجھے بیمار کر دیا، ہلاک ہو جائیں وہ دل جو تیرے غیر سے محبت کرتے ہیں وہ دل برباد ہو جائیں جو تیرے سوا سے انس حاصل کرتے ہیں۔

۳۱۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الانس باللہ نورساطع والانس بالناس غم واقع	اللہ تعالیٰ سے انس ومحبت روشن نور ہے اور لوگوں سے انس حقیقی غم ہے۔

۳۲۔ انہی سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں لوگوں کے ساتھ انس زہر قاتل ہے:

۳۳۔ انہی سے ہے اللہ تعالیٰ سے انس کی تین علامات ہیں۔

۱۔ تنہائی میں لذت پانا ۲۔ لوگوں کی مجلس سے وحشت

۳۔ وحدت کو میٹھا جاننا۔

وصل کی تین علامات ہیں:

۱۔ تمام احوال میں اللہ سے انس

۲۔ تمام اعمال میں اس سے سکون

۳۔ تمام اشغال میں غلبہ شوق میں محبت موت۔

شوق کی بھی تین نشانیاں ہیں:

۱۔رحت کے ساتھ موت کی محبت۔

۲۔زندگی کے ساتھ بغض۔

۳۔کنایت کے ساتھ دائمی غم

۳۴۔شیخ صالح المری کہتے ہیں: میں نے ریحانہ مجذوبہ کے گریباں کے اوپر یہ لکھا ہوا دیکھا:

انت انس ومنیتی وسروری قد ابی القلب ان یحب سوا کا

یاعزیزی ونیتی واشتیاقی طال شوقی متی یکون لقا کا

لیس سولی من الجنان نعیم غیر انی ارید ها لارا کا

(تو ہی میرا انس، آرزو اور سرور ہے۔دل نے تیرے سوا کسی کو محبوب بنانے سے انکار کر دیا اے میرے پیارے، میری تمنا اور میرے شوق! میرا شوق بڑھ گیا ہے تیری ملاقات کب ہو گی؟ جنت کی نعمتوں کا سوال بھی تیرے دیدار کی خاطر ہی ہے)

ان کے سینہ پر یہ تحریر تھی:

حسب المحب من الحبیب بعلمه ان المحب ببابه مطروح

والقلب فیه وان تنفس فی الدجی بسهام لوعات الهوی مجروح

(محبّ کے لیے حبیب کا پتہ ہی کافی ہے کیونکہ محبّ حبیب کے دروازے پر پڑا ہوتا ہے اور اس میں دل، اگرچہ وہ تاریکیوں میں سانس ہی لے رہا ہو، کئی ٹکڑوں میں بٹا ہو اور محبت میں زخموں سے چُور ہوتا ہے)

۳۵۔شیخ علی بن سہل کا فرمان ہے، اللہ تعالٰی سے اُنس یہ ہے کہ تم مخلوق سے

وحشت کرو البتہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرو کیونکہ ان کی دوستی اللہ تعالیٰ سے انس ہے۔

۳۶۔شیخ ابو عثمان کہتے ہیں، کلام شاہ میں یہ ہے کہ انس کی علامت غافلین سے وحشت، وحدت میں سکون اور احباب کی رفاقت ہے، شیخ عبداللہ رازی کہتے ہیں ابو عثمان کو یہ کہتے ہوئے سنا جب اللہ تعالیٰ سے انسان کو سرور حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو مقام انس پیدا ہوتا ہے اور انس کامل ہو جائے تو ماسوا سے وحشت ہو جاتی ہے۔

۳۷۔شیخ سری فرماتے ہیں، میں نے حضرت فضیل سے ان کی بیٹی کے بارے میں سنا اس کے ہاتھ میں تکلیف تھی تو عیادت کرتے ہوئے والد نے پوچھا بیٹی ہاتھ کا کیا حال ہے عرض کیا ابا جان میرے اللہ نے اس قدر مجھ پر ثواب کا دروازہ کھولا ہے کہ میں ہمیشہ شکر ادا نہیں کر سکتی مجھے اس کے حسن یقین پر تعجب ہوا حضرت فضیل فرماتے ہیں میں اس کے پاس بیٹھا تھا تو میرا تین سالہ بیٹا آیا میں نے اسے چوما اور سینے سے لگایا بیٹی کہنے لگی ابا جان! میرا تو گمان تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے محبت نہیں کرتے ہونگے میں نے کہا بیٹی کیا تم اولاد سے محبت نہیں کرتی؟ کہنے لگی۔ابا جان؟

المحبۃ للخالق والرحمۃ للاولاد محبت صرف خالق کے لئے اور اولاد کے لیے شفقت ہے۔

حضرت فضیل نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا یا رب میری بیٹی نے اپنی اور بھائی کی محبت میں مجھے شرمندہ کر دیا ہے۔ تیری عزت کی قسم میں تیری ملاقات تک تیرے سوا کسی کو محبوب نہیں بناوں گا۔

۳۸۔حضرت فضیل کا فرمان ہے مبارک ہو اسے جو لوگوں سے اور اپنے رب سے انس کرتے ہوئے گناہوں پہ روتا ہے۔

۳۹۔حضرت فضیل بن عیاض، انس کا فرمان ہے:

کفی باللہ محباً وبالقرآن مونسا	اللہ اور قرآن محبت کے لیے کافی ہیں اور
وبا لموت واعظاً وکفی بخشیۃ	وعظ کے لیے موت کافی ہے ،اللہ کی
اللہ علما والاغترار باللہ جھلاً	خشیت کے لیے علم اور اللہ سے غفلت کے لیے جہالت کافی ہے۔

۴۰۔شیخ ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضول کلام کے ساتھ دل کی نرمی کی خواہش نہ کرو۔ حب مال و شرف کے ساتھ اللہ کی محبت کی تمنا نہ کرو، مخلوق کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے اللہ کے ساتھ محبت کی خواہش نہ رکھو۔

۴۱۔حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہیں انہوں نے اپنے نفس کی اس قدر تربیت فرمائی کہ ان کے ہاں طیبات کا ترک ان کے تناول سے زیادہ لذیذ تھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی، اے داؤد! ہم نے شہوات و لذات کمزور بندوں کے لیے پیدا کیں ہیں رہے کامل لوگ تو ان کا ان سے کیا تعلق؟ اے داؤد ان میں سے کسی کے ساتھ دل متعلق نہ کرنا کیونکہ اس پہ میں کم از کم یہ سزا دوں گا کہ تمہارے دل میں اپنی محبت کی حلاوت ختم کر دوں گا۔

۴۲۔شیخ احمد بن ابی الحواری اپنے بھائی سے بیان کرتے ہیں ایک اسرائیلی نے سمندر کے جزیرہ میں چار سو سال عبادت کی اس کے بال اس قدر طویل ہو گئے

کہ وہ درختوں کی ٹہنیوں میں اُلجھ گئے ایک دن اس کا گزر ایک ایسے درخت کے پاس سے ہوا جس پہ پرندے کا گھونسلا تھا تو اس نے اپنا مصلّیٰ اس کے قریب کر لیا آواز آئی تم نے میرے غیر سے محبت کر لی ہے اس کی قسم میں تجھے تیرے مقام سے دو درجے نیچے کر رہا ہوں۔

۴۳۔ شیخ شبلی سے سوال ہوا معرفت کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: محبوب کے علاوہ ہر شے سے نسیان، پوچھا صحت محبت کی علامت؟ فرمایا محبوب کے علاوہ کوئی دکھائی نہ دے اور ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ   اور ہم خلق سے بے خبر نہیں۔

(پ ۱۸، المومنون: ۱۷)

کے بارے میں شیخ شبلی کا فرمان ہے کہ ہم ان سے غافل نہیں جو ہم سے قریب ہیں اور نہ ان سے جو ہماری طرف مشغول ہو کر متوجہ ہیں۔

۴۴۔ شیخ علی بن سہل نے فرمایا غافل، اللہ کے حلم، ذاکر اللہ کی رحمت، عارف اللہ کے لطف، صادق اللہ کے قرب اور اہل محبت انس باللہ اور شوق الٰہی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۴۵۔ شیخ علی بن عبد الرحمٰن سے محبت اور عشق میں فرق پوچھا گیا تو فرمایا: محبت ایسی لذت ہے جو غیر محبوب کو دیکھنے سے اندھا کر دیتی ہے اور جب وہ انتہا پر پہنچے تو وہ عشق کہلاتی ہے یہی معنیٰ ہے نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا

حبك الشئ يعمى ويصم   تجھے شے کی محبت اندھا اور بہرا کر دے گی۔

۴۶۔ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شوق اعلیٰ درجہ اور اعلیٰ مقام ہے جب بندہ اسے پالیتا ہے تو وہ اپنے رب کی ملاقات کے شوق، محبت اور دیدار کی تمنا میں موت کو مؤخر جاننے لگتا ہے۔

۴۷۔ شیخ ابو عثمان نے کلام شاہ سے نقل کیا، اہل محبت کا مقام اپنے محبوب کا شوق اور ان کی طلب، ان کی خدمت کی تمنا ہوتی ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا: مشتاق لوگوں کے دس مقامات ہیں: دل کا تعلق محبوب کے ساتھ، دل کی پرواز اسی کی طرف، ذکر کے وقت اضطراب، وحدت سے انس، مجالس سے دوری، کلام رحمٰن کی طرف میں تدبر خلوت میں نفس پر رونا، اس کی مدد کی طلب، مناجات کرنا اور ملاقات کا شوق، شیخ ابو عثمان کہتے ہیں شوق، محبت ہی ہے جس نے اللہ سے محبت کی اسے اس کی ملاقات کا شوق ہوگا، شیخ ابو عثمان نے ارشاد ربانی

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ (پ۲۰، العنکبوت:۵) جسے اللہ سے ملنے کی اُمید ہو تو بے شک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے

کے تحت فرمایا: یہ مشتاق لوگوں سے تعزیت ہے کہ میں جانتا ہوں تم پر میرا شوق غالب ہے میں نے تمہاری ملاقات کے لیے وقت مقرر کر رکھا ہے عنقریب شوق رکھنے والوں سے ملاقات ہوگی اور فرمایا جس قدر بندے کے دل میں اللہ کا شوق اور سرور ہوگا اسی قدر وہ اس سے دوری اور اس کی ناراضگی سے ڈرے گا۔

۴۸۔ شیخ ابو حفص کہتے ہیں: اللہ سے محبت صدق پر ہے کہ تیرا دل اور تیرا نام، کس دفتر میں لکھا ہے۔

۴۹۔مالک بن دینار کہتے ہیں ،ایک دن میں قبرستان چلا گیا وہاں میں نے دونوجوان دیکھے جو کچھ لکھ رہے تھے ، میں نے ان سے کہا ، اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟انہوں نے کہا ، ہم فرشتے ہیں اور ان لوگوں کا نام لکھ رہے ہیں جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں ، میں نے اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ بتاؤ ان میں میرا نام بھی ہے ؟انہوں نے کہا ، نہیں ، مالک بن دینار غش کھا کر گر پڑے جب افاقہ ہوا تو کہا ، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرا نام آخری سطر میں اسی طرح لکھ لو کہ مالک بن دینار طفیلی اللہ کے محبین سے محبت رکھتا ہے جب رات ہوئی تو نیند میں دیکھا کہ کہا جارہا ہے کہ تو بھی ان میں شامل ہے "المرء مع من احب"

۵۰۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، ایک اعرابی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی ، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب ہے ؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟اعرابی نے عرض کیا ، میری ایسی تو کوئی تیاری نہیں جس پر فخر کرسکوں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہے۔

(مسلم)

۵۱۔ابو علی جوزجانی کہتے ہیں ، تین اشیاء توحید کی علامت ہیں :

ا۔خوف۔ ۲۔رجاء۔ ۳۔محبت

خوف کی زیادتی گناہوں کی کثرت پر وعید کی وجہ سے ہے اور رجاء کی زیادتی وعید کے باوجود خیر کے حصول پر ہے اور فضل واحسان پر کثرت ذکر کی وجہ

سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے ۔لہذا خائف بھاگ کر چھٹکارہ نہیں پا سکتا اُمیدوار طلب سے اور محب، محبوب کے ذکر سے چھٹکارہ نہیں پا سکتا لہذا خوف روشنی پھیلانے والی آگ ہے "رجاء" روشنی پھیلانے والا نور ہے اور محبت نورالانوار ہے۔

۵۲۔محمد بن جعفر الاشنائی کہتے ہیں، میں نے دستر خوان پر کھانا کھاتے یحییٰ بن معاذ کو کہتے سنا کہ تمہاری فطانت نیکی کے لیے ہے اور فراغت اللہ کے ذکر کے لیے اور جب تمہاری فراغت اس کے ذکر کے لیے مختص ہوجائے گی تو وہ تم پر اپنی محبت کا احسان فرمادے گا اور جب محبت پیدا کر دے گا تو تمہیں اپنے قرب میں جگہ دیدے گا۔

۵۳۔ابو الحسن وراق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، محبت ایمان باللہ کا حصہ ہے اور یہ اولیاء واصفیاء کے تمام مراتب کی اصل ہے۔

۵۴۔انہی سے ہے کہ محبت کے شعبے اللہ کے احسان کے دوام ذکر سے ہیں جو کہ دائمی ذکر کرتا ہے تو وہ محبت کی خوشبو اپنے قریب سے محسوس کرتا ہے۔

۵۵۔ابوالحسین فارسی کہتے ہیں، میں نے ابن عطا کو فرماتے سنا (اور یہ حدیث بالمعنیٰ ہے) دل اپنے محسن کی محبت اور دشمن کے بغض پر قائم ہوتے ہیں ۔پھر فرمایا: کیسے ممکن ہے کہ تم اللہ سے محبت نہ کرو حالانکہ تم پر مسلسل اس کی نعمتیں نازل ہو رہی ہیں اور کبھی نہیں رکتیں ۔البتہ کمزور یقین یا معرفت وایمان کی کمی تمہیں اس کی محبت اور اس کی طرف میلان سے روک دیتے ہیں۔

۵۶۔ابوالحسین بن مالک سے محبت کی علامت پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: اپنی پسند کو محبوب کی پسند کے لیے چھوڑ دینا۔

۵۷۔ابوعمرو جوز جانی کہتے ہیں، میں نے جنید سے محبت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری مراد اشارہ سے ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، انہوں نے پوچھا: تمہاری مراد دعویٰ محبت سے ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں، کہا پھر تمہاری کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی عین محبت کیا ہے؟ کہا، اللہ کے بندوں میں جو چیز اللہ کو پسند ہے تو بھی اسے پسند کرے اور جو چیز اللہ کو ناپسند ہے تو بھی ناپسند کرے۔

۵۸۔جعفر بن محمد کہتے ہیں، میں نے جنید کو کہتے سنا، کہ تم اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے نہیں بن سکتے جبکہ تم اس کی ناپسند چیزیں کرنے والے ہو۔

۵۹۔شیخ احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں: میں نے شیخ بشر بن سری سے سنا یہ محبت کی علامت نہیں کہ تو اس سے محبت کرے جس سے تیرا محبوب نفرت کرے

۶۰۔شیخ ابوسلیمان دارانی سے سوال ہوا، اہل محبت، محبت الٰہی سے کیا پاتے ہیں؟ فرمایا: عفت و پاکیز گی اور تھوڑے رزق میں گذر واوقات۔

۶۱۔حضرت فضیل سے سوال ہوا کب انسان اللہ کی محبت کی انتہا پر ہوتا ہے ۔فرمایا جب اللہ کی اسے عطا اور عدم برابر ہو جائے۔

۶۲۔کلام شاہ میں ہے محبت کی تین علامات ہیں: مصیبت میں راضی رہنا، ہر حال میں حسن ظن اور خطرے میں ڈالنے کے وقت تحسین۔

۶۳۔شیخ عبد الواحد بن زید کہتے ہیں، اعمال میں صبر سے بڑھ کر رضا ہے اور رضا سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ مقام نہیں اور یہی محبت کی سردار ہے۔

۶۴۔شعیب بن واقد کہتے ہیں میں نے چوکھٹ پر ایک غلام کو ساری رات یہ

کہتے ہوئے سنا اگر تو عذاب دے تو میں تیرے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اگر تو مجھ پر رحم فرمادے تو میں تیرا ہوں۔

۶۵۔شیخ یحییٰ بن معاذ نے فرمایا حقیقی محبت نہ تو صلہ سے بڑھتی ہے اور نہ ناراضگی سے کم ہوتی ہے۔

۶۶۔شیخ حارث محاسبی سے محبت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا: کسی کی طرف کلیۃً میلان محبت ہے پھر اسے اپنی ذات اور مال پر ترجیح دینا پھر خلوت وجلوت میں اس کا ماننا پھر اس کی محبت میں اپنی کوتاہی تسلیم کرنا۔

۶۷۔حضرت جنید نے فرمایا: محبت کا مغز، خوشی اور ناراضگی میں محبوب کی موافقت ہے شیخ رویحہ نے محبت کے بارے میں فرمایا تمام احوال میں محبوب کی بات ماننا پھر یہ شعر کہوں گا:

ولو قلت مت مت سمعا و طا مة وقلت لد اعی المرت اهلاً و سهلا

(اگر محبوب تو مرنے کا کہے تو خوشی سے مروں حتیٰ کہ موت لے کر آنے والے کو خوش آمدید کہوں گا)

۶۸۔شیخ ابوالحسن بوشنجی سے حب کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا محبوب کی معرفت کے ساتھ ساتھ خوب جدوجہد کرنا اور اس جدوجہد کے بارے محبوب جو چاہے کرے

۶۹۔شیخ اصمعی کہتے ہیں: ایک اعرابی گناہ کا مرتکب ہو رہا تھا اسے کہا گیا افسوس تو اللہ سے محبت نہیں کرتا؟ کہنے لگا: کوئی ایسا محبّ دیکھا ہے جو محبوب کی خوشی کا خیال نہ کرتا ہو؟ اور جو آدمی شکر کے بارے میں سوال کا خوف رکھے گا وہ انعام سے دور رہنا پسند کرے گا۔

۷۰۔شیخ ابو عبد اللہ المغربی ﷫ فرماتے ہیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک رات سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں تفکر کیا اور عرض کیا، یارب تو نے انہیں پیدا فرما کر اس میں اپنی روح پھونکی پھر ملائکہ سے سجدہ کروایا پھر ایک لغزش پر انہیں نکالا حتیٰ کہ تمام لوگوں کی زبان پر آیا:

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى

اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔

(پ۱۶، طٰہٰ:۱۲۱)

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، اے ابراہیم! کیا تمہیں علم نہیں حبیب کی مخالفت حبیب پر شدید ہوتی ہے۔

۷۱۔حضرت وہب سے ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی: اے ابوداؤد! اپنا سر اُٹھاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا ہاں سوائے اس کے کہ میرے پاس وہ سابقہ محبت نہیں۔

۷۲۔حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کب بندہ اپنے رب سے پیار کرتا ہے؟ فرمایا: جب اس سے ڈرنے لگے، تو وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں جو گناہوں کا مسلسل ارتکاب کرتا ہے وہ محبّ محبوب کے دروازہ سے دور کر دیا جاتا ہے۔

۷۳۔انہی سے ہے کہ حضرت ذوالنون فرماتے ہیں کہ ہر کوئی راستہ سے لوٹتا ہے جو پالیتا ہے وہ لوٹتا نہیں دنیا سے دور ہو جاؤ پھر عجائبات دیکھو۔

۷۴۔انہوں نے فرمایا: میں نے بیت المقدس میں پتھر پر لکھا ہوا دیکھا ہر عاصی

وحشت میں اور ہر مطیع انس میں، ہر خائف بھاگنے والا اور ہر امید وار طالب، ہر صابر غنی اور ہر محبّ ذلیل ہوتا ہے میں نے ان لفظوں میں فکر کیا تو یہ تمام وہ اصول تھے جو مخلوق کو اللہ عزوجل سے دور لے جاتے ہیں۔

۷۵۔حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

ان المليك قد اصطفىٰ خداماً — متوددين موطئين كراما

رزقوا المحبة والخشوع لربهم — فترى دموعهم تسح سجاما

يحيون ليلهم بطول صلاتهم — لايسامون اذا لخلي ناماً

قوم اذا رقد العيون رايتهم — صفوا لشدة خوفه اقداماً

وتخالهم موتى لطول سجودهم — يخشون من نار الاله غراماً

شغفوا بحب الله طول حياتهم — فتجنبوا لوداده آثاماً

(۱۔بے شک بادشاہ نے ایسے غلام چنے ہیں جو محبت کرنے والے اور عزت دار ہیں ۔۲۔انہیں محبت اور رب سے عجز وانکساری کی صفات عطا کی گئی ہیں تم ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہتے دیکھو گے ۔۳۔وہ لمبی نمازوں سے اپنی راتوں کو زندہ کرتے ہیں اور اکتاتے نہیں جب کہ فارغ آدمی سو جاتا ہے۔ ۴۔وہ ایسے لوگ ہیں جب آنکھیں سوتی ہیں تو تم انہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے صفیں بنائے دیکھو گے۔۵۔ان کے طویل سجدوں کے باعث تم انہیں مردہ خیال کرو گے وہ اپنے رب کے عذاب سے انتہائی ڈرتے ہیں ۔۶۔وہ ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی محبت میں منہمک رہتے ہیں اور وہ اس کی محبت میں گناہوں سے دور رہتے ہیں)

۷۶۔حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن محبت کے بارے میں گفتگو کی پھر اپنے بازو پر ہاتھ مارا اور کہا اگر میں کہوں یہ اللہ کی محبت میں خشک ہے تو سچ ہے پھر ان پر غشی طاری ہوگئی پھر ان کا چہرہ چاند کی طرح ہوگیا

۷۷۔حضرت جنید نے فرمایا: کسی نے حضرت سری سقطی سے کہا آپ کیسے ہو؟ تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

من لم یبت والحب حشو فوادہ لم یدر کیف تفتت الا کباد

(جو سوتا نہیں اور محبت اس کے دل کا لباس ہے ۔وہ نہیں جانتا جگر کیسے کیسے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا)

۷۸۔انہی سے ہے ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کاغذ دیا اور فرمایا اسے محفوظ رکھو اس میں یہ تحریر تھا۔

ولما شکوت الحب قال کذبتنی فمالی اری الاعضاء منك کواسیاً

فما الحب حتی یلصق الجلد بالحشی وتذبل حتی لا تجیب المنادیاً

وتنحل حتی لایبقیٰ لك الھوی سوی مقلۃ تبکی بھا اوتناجیاً

(ا۔جب میں نے محبت کی شکایت کی تو اس نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے اگر ایسا ہے تو تیرے اعضاء پر تہہ بہ تہہ (گوشت) کیسا؟ ۲۔محبت (اس وقت تک کامل) نہیں جب تک جلد انتڑیوں سے نہ مل جائے اور تو اتنا کمزور ہوجائے کہ پکارنے والے کو جواب نہ دے سکے ۔۳۔اور تو اتنا دُبلا ہوجائے کہ تیری کوئی خواہش باقی نہ رہے سوائے آنکھوں کے جن سے رو سکے یا اشارہ کر سکے)

۷۹۔ شیخ حسن بن محمد بن حنیفہ نے کہا جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ اسے ناراض نہیں ہونے دیتا۔

پھر یہ اشعار کہے:

تعصی الالہ وانت تظھر حبہ　　عار علیك اذا فعلت شنیع

لو کان حبك صادقاً لاطعتہ　　ان المحب لمن احب مطیع

(تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ تو اس کی محبت کا اعلان کرتا ہے باعث شرم ہے اگر تو ایسا کرتا ہے تو۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ، محبوب کا مطیع ہوتا ہے) اور یہ بھی کہا:

ماضر من کانت الفردوس منزلہ　　ما کان فی العیش من بؤس واقتار

تراہ یمشی حزیناً خائفاً شعیثاً　　الی المساجد یسعی بین اطمار

(کیا حرج ہے اگر دائمی منزل جنت ہو تو بھلے دنیاوی زندگی تکلیف اور تنگ دستی میں گزرے۔ تم اسے غمزدہ، خوفزدہ، پراگندہ بال اور پرانے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی طرف جاتے دیکھو گے)

۸۰۔ شیخ ابو دجانہ کہتے ہیں: جب حضرت رابعہ بصری پر محبت غالب آتی تو وہ پڑھتی:

تعصی الالہ وانت تظھر حبہ　　ھذا محال فی الفعال بدیع

لو کان حبك صادقاً لاطعتہ　　ان المحب لمن احب مطیع

(تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ تو اس کی محبت کا اعلان کرتا ہے باعث شرم ہے اگر تو ایسا کرتا ہے تو۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ، محبوب کا مطیع ہوتا ہے)

شیخ سختیانی نے کہا: شیخ اسماعیل بن قاسم بن ابی عتاہیہ نے کہا:

تعصی الالہ وانت تظهر حبه هذا محال فی الفعال بدیع

لو کان حبك خالصاً لاطعته ان المحب لمن یحب مطیع

(تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ تو اس کی محبت کا اعلان کرتا ہے باعث شرم ہے اگر تو ایسا کرتا ہے تو۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ، محبوب کا مطیع ہوتا ہے)

۸۱۔ شیخ ابو عمر بن سعید جرجانی نے یہ اشعار کہے۔

وحبان فی قلبی محال کلاهما محبة فردوس ودار غرور

ومن یرج مولاه ویرجوجواره یسابق فی الخیرات غیر فتور

ومن صادق من یدعی حب ربه وامسی عن اللذات غیر صبور

اویسالوا عن الدنیا وعن کل شهوة وعن کل مایودی یوصل سرور

(۱۔ دو محبتوں (کا ایک ساتھ) میرے دل میں یکجا ہونا محال ہے، جنت کی محبت اور دنیا کی محبت۔ ۲۔ جو اپنے رب کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہو اور اس کے جوار کی اُمید رکھتا ہو وہ بغیر کوتاہی کے نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے۔ ۳۔ وہ کیسے سچا ہو سکتا ہے جو اپنے رب سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور لذات کو ترک نہیں کرتے۔ ۴۔ بلکہ دنیا، ہر شہوت اور ہر اس چیز کا سوال کرتے ہیں جو انہیں خوشی دینے والی ہے)

۸۲۔ شیخ اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مالک بن منذر جیل گئے وہاں فرزدق سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا، ابھی تم پاک باز کو تہمت لگانے سے باز نہ آؤ گے؟ کہنے لگا،

اللہ کی قسم، اللہ مجھے ان دو آنکھوں سے محبوب ہے جن سے میں دیکھتا ہوں۔

۸۳۔شیخ ابو عثمان سے سوال ہوا آدمی اپنے مولی کی محبت میں کب سچا ہوتا ہے؟ فرمایا: جب محبوب کی مخالفت ترک کر دے گا تو سچا ہو گا اس آدمی نے سر پر مٹی ڈالی، چیخا اور کہنے لگا میں کیسے اس سے محبت کا دعوی کر سکتا ہوں جس کی مخالفت میں نے لحہ بھر کے لیے ترک نہیں کی اس پر شیخ ابو عثمان اور تمام اہل مجلس روئے اور فرمایا: یہ آدمی محبت میں سچا مگر محبوب کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہے۔

ہم کہتے ہیں: شیخ ابو عثمان کے اس قول کی تائید ان احادیث سے ہو رہی ہے

ا۔حضرت ابو موسیٰ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر وہ ان جیسا نہیں ہے فرمایا:

المرء مع من احب (بخاری و مسلم) آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہو گا۔

۲۔اہل علم نے صحیح میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں آدمی کا نام عبد اللہ تھا اور اسے شرابی کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتا اسے آپ نے شراب کی وجہ سے حد لگائی دوسری دفعہ اسے پھر اسی عمل کی وجہ سے سزا ہوئی تو ایک آدمی نے کہا، تجھ پر اللہ کی لعنت ہو اتنی دفعہ تو نے یہ کام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تلعنه فو الله ماعلمت انه لیحب الله ورسوله — اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں یہی جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے یحیٰ بن بکیر عن لیث سے روایت کیا ہے:

شیخ ابو عثمان کی بات کی تائید ہے کہ یہ محبت میں سچا ہو مگر عمل میں کوتاہی

کرنے والا ہے لیکن اس عمل بد کے باوجود اسے آپ ﷺ نے محب قرار دیا۔

۸۴۔ شیخ سمنون سے محبت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا: دل کی صفائی کے ساتھ دائمی ذکر۔

۸۵۔ شیخ مالک بن دینار سے ہے اللہ سے محبت کی علامت اس کا دائمی ذکر ہے اس لئے کہ جو کسی سے محبت کرتا ہے وہ کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ کرتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بعض نے کہا محبت لزوم ہے اس لئے کہ جو کسی شے سے محبت کرتا ہے اس کا دل اسے اپنے اندر لازم کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے محبت لزوم ذکر ہے فرمایا: محبت کا یہ مفہوم اہل زبان کے مطابق ہے کیونکہ جب اُونٹ اپنی جگہ پر ہی بیٹھے اور دوسری جگہ نہ بیٹھے یعنی جگہ کو لازم بنا لے تو کہتے ہیں "اَحَبَّ الْجمل"۔

۸۶۔ شیخ سری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے بعض حکماء کا قول پڑھا وہ آدمی ملال وتکلیف سے دور ہو گیا جس کا دل اللہ عزوجل کے ذکر سے جدا نہ ہو اور کسی بندے کے صدق کے لئے یہ کافی ہے کہ اسے اللہ عزوجل کا دائمی ذکر نصیب ہو جائے۔

۸۷۔ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عارف اپنے رب کے ساتھ دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر غنی کون ہوگا؟ اس کی لذت اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اس کا ٹھکانہ وسہارا اس کی بارگاہ سے انس وحاضری ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا جسے اپنے رب کی معرفت نصیب ہو جائے وہ عبودیت کا ذائقہ اور ذکر وطاعت کی لذت پاتا ہے وہ جسماً مخلوق کے ساتھ مگر تصورات وروحانیت میں ان سے جدا ہوتا ہے۔

فصل: اللہ عزوجل کا دائمی ذکر

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دائمی ذکر جو محبت کی علامت ہے اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا — اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۴۴)

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ — پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا

(پ ۱، البقرہ: ۱۵۲)

پھر لکھا، اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند احادیث ہیں جن میں فضیلت ذکر اس کے مستحب اوقات اور اس پر ترغیب اور کثرت کے بارے میں ہیں پھر یہ احادیث ذکر کی ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ سے جمد ان پہاڑ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: مفردون سبقت لے گئے، عرض کیا گیا مفردون کون ہیں؟ فرمایا: کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے مرد و خواتین

(مسلم: ۲۰۶۲)

۲۔ انہی سے دوسری روایت میں مفردون سے مراد اللہ عزوجل کے ذکر میں منہمک رہنے والے ہیں۔

۳۔انہی سے ہے فرمایا: اللہ عزوجل کے ذکر میں منہمک رہنے والوں سے ذکر ان کا بوجھ ختم کر دے گا اور وہ قیامت میں بلا بوجھ آئیں گے۔

۴۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی رات کو بیدار سے عاجز ہو، مال خرچ کرنے میں بخیل ہو اور دشمن سے جہاد کرنے سے بزدل ہو وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔

۵۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں حضرت ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا اللہ عزوجل کا فرمان ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔

۶۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھڑی آدمی ذکر نہیں کرتا اس پر وہ روز قیامت افسوس کرے گا۔

۷۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے اہل جنت اس گھڑی پر افسوس کریں گے جو ان کی بغیر ذکر کے گزری ہو گی۔

۸۔اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی ہر گفتگو اس کے خلاف ہو گی ماسوائے نیکی کے حکم کے، برائی سے روکنا اور اللہ عزوجل کا ذکر۔

۹۔حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے ہے دو اعرابی آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کون بہتر ہے؟ فرمایا: جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں دوسرے نے عرض کیا، اسلام کے بہت سے احکام میں مجھے ایک کا حکم دیدیں تاکہ میں اسے ترک نہ کروں، فرمایا: اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تیری زبان تر رہنی چاہیے۔

۱۰۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے: فرمایا تمہیں موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔

۱۱۔حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے اور فرماتے لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

۱۲۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں ایسا بہتر عمل بتاؤں جو تمہارے درجات میں بہت ترقی اور بلندی عطا کرے، سونے اور چاندی سے افضل اور دشمنوں سے جہاد سے افضل ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمایئے: فرمایا: اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو۔

۱۳۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر انسان کو عذاب سے نجات دلانے والا کوئی نہیں۔

۱۴۔انہی سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر حال میں اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو، اللہ تعالیٰ کو اس سے محبوب عمل کوئی نہیں اور ذکر اللہ سے بڑھ کر دنیا و آخرت میں عذاب سے بچانے والا بھی کوئی نہیں۔

انہی سے مروی ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کو زیادہ پسند نہیں اور نہ ہی دنیا و آخرت میں اس سے بڑھ کر کوئی نجات دینے والی نیکی ہے۔

۱۵۔انہی سے یہ اضافہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد ہی ذکر اللہ کا شعبہ ہے۔

شیخ حلیمی لکھتے ہیں: ان احادیث میں ذکر سے مراد صرف زبانی نہیں ہے بلکہ زبان اور دل دونوں کا ذکر مراد ہے۔ قلبی ذکر افضل ہے کیونکہ زبان کا ذکر کسی شے سے روکتا نہیں لیکن قلبی ذکر طاعات سے کوتاہی اور معاصی اور سیات کے ارتکاب سے بچاتا ہے ان کے علاوہ کثیر احادیث موجود ہیں۔

۱۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شے کو صاف کرنے والا ہوتا ہے اور دلوں کی صفائی اللہ تعالیٰ کا ذکر دیتا ہے اور ذکر اللہ سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی کوئی شی نہیں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اگرچہ تم اتنی تلوار چلاؤ کہ وہ ٹوٹ جائے۔

۱۷۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے ہر شی کی جلا ہے اور دلوں کی جلا اللہ عزوجل کا ذکر ہے۔

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اللہ کرتا ہے اس پر قیامت نہ آئے گی۔

۱۹۔ دوسری روایت میں ہے جب تک زمین پر اللہ اللہ کیا جارہا ہے اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

۲۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا المجنون اس قدر کثیر ذکر کرو کہ لوگ دیوانہ کہیں۔

۲۱۔ حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو۔ حتیٰ کہ منافق کہیں یہ ریاکاری کررہے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی احادیث میں مجالس ذکر کے التزام اور اہل ذکر کی مصاحبت کا تذکرہ آیا ہے پھر ان کا ذکر کیا۔

۲۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے لشکر ہیں جو مجالس ذکر میں شامل ہوتے ہیں لہذا تم جنت کے باغ حاصل کرو عرض کیا جنت کا باغ کہاں ہے؟ فرمایا: مجالس ذکر، صبح وشام ذکر ہی میں رہو اور اپنے دلوں میں بھی یاد کرو جو آدمی یہ جاننا چاہتا ہو میرا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر ہے وہ اس پر غور کرے کہ اس کے ہاں اللہ تعالیٰ کا مقام کیا ہے؟

فان اللہ تبارك وتعالیٰ ینزل العبد حیث انزله من نفسه	اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کو اس قدر مقام دیتا ہے جو بندہ اپنے ہاں اللہ کو مقام دیتا ہے۔
(المستدرک، ۱، ۴۹۴)	

۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا جب تم باغ جنت میں سے گزرو تو اس سے چر لیا کرو عرض کیا باغ جنت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: حلقہ ہائے ذکر

(سنن ترمذی ۳۵۱۰)

۲۴۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا جب لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو ملائکہ انھیں گھیرے میں لے لیتے ہیں، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں ملائکہ میں ان کا ذکر فرماتا ہے (مسلم ۴، ۲۰۷)

۲۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو کراماً کاتبین

سے افضل ہیں وہ راستوں میں چل کر اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں جب وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پالیتے ہیں تو دوسروں کو یہ کہہ کر بلاتے ہیں آؤ یہاں سے تمہاری حاجت پوری ہوگی پھر وہ آسمان دنیا تک اس مجلس کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں پھر ان کا رب جاننے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کیا کرر ہے تھے؟ عرض کرتے ہیں تیری تسبیح، تکبیر، حمد اور بزرگی بیان کرر ہے تھے فرمایا: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کیا نہیں اللہ کی قسم انھوں نے تجھے نہیں دیکھا فرمایا ان کا کیا حال ہوتا اگر انھوں نے مجھے دیکھا ہوتا؟ عرض کیا اگر وہ آپ کی زیارت کر لیتے اس سے کہیں بڑھ کر تیری عبادت، حمد اور تکبیر بیان کرتے فرمایا: وہ کیا مانگتے تھے؟ عرض کیا جنت۔ فرمایا: کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کیا نہیں، اللہ کی قسم انھوں نے اسے نہیں دیکھا فرمایا کیا ہوتا اگر وہ دیکھ لیتے؟ عرض کیا اگر دیکھ لیتے اس سے کہیں بڑھ کر اس کے حریص اور طلب گار بن جاتے فرمایا وہ کس سے پناہ مانگتے تھے؟ عرض کیا دوزخ سے، فرمایا: کیا انھوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کیا نہیں دیکھا فرمایا کیا حال ہوتا اگر اسے دیکھ لیتے؟ عرض کیا اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے کہیں بڑھ کر اس سے فرار اور خوف کرنے والے ہوتے، فرمایا: میں تمہیں گواہ بنا کر فرمارہا ہوں میں نے انھیں معاف فرمادیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے؟

فیھم فلان ولیس منھم انما جاء الحاجة قال ھم الجلساء لایشقی بھم جلیسھم (مسلم،۲۰۶۹)

ان میں فلاں بھی تھا جو ان ذکر کرنے والوں میں نہیں بلکہ کسی اور کام کے لئے آیا ہوا تھا فرمایا یہ ایسے ساتھی ہیں جن کی محبت میں آنے والا بد بخت نہیں رہتا

ہم نے کتاب الدعوات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ اضافہ بھی نقل کیا کہ جس سے وہ پناہ مانگ رہے تھے ہم نے انھیں پناہ دی اور جس کا سوال کر رہے وہ عطا کر دیا، مسلم کی روایت میں ہے فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں فلاں تھا ''عبد خطاء انمامر فجلس معھم'' فرمایا: میں نے اسے بھی معاف فرما دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں ان کا ساتھی بھی محروم نہیں رہتا۔

۲۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں منعقد حلقہ میں تشریف لائے فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ بتایا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں فرمایا: اللہ کی قسم صرف اسی کی خاطر یہاں بیٹھے ہو؟ بتایا اللہ کی قسم یہی مقصود ہے فرمایا: میں نے کسی شک کی بنا پر حلف نہیں لیا اور نہ ہی تم میں سے کوئی میری نسبت کم حدیث بیان کرنے والا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے حلقہ میں تشریف لائے فرمایا: کیوں بیٹھے ہو؟ عرض کیا ہم بیٹھ کر

نذکر اللہ ونحمدہ علی ماھدانا اللہ کا ذکر اور حمد کر رہے ہیں اس نے الاسلام ومن علینابك ہمیں اسلام کی توفیق بخشی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ہم پر احسان فرمایا۔

فرمایا: اللہ کی قسم تم اس ذکر کی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی خاطر یہاں اکٹھے ہیں فرمایا میں نے تم پر شک کی بنا پر حلف نہیں لیا میرے پاس جبریل امین آئے تھے اور اطلاع دی اللہ تعالیٰ تم پر ملائکہ میں فخر فرما رہا ہے۔

(مسلم، ۲۰۷۵)

۲۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ

کسی مجلس میں اکھٹے ہوں اور بغیر ذکر الٰہی وہاں سے متفرق ہو جائیں تو یہ مجلس روز قیامت ان کے لئے افسوس کا مقام ہو گی۔ (مجمع الزوائد، ۱۰، ۸۰)

۲۸۔انہی سے مروی ہے جو لوگ اکھٹے ہوئے اور انھوں نے ذکر الٰہی کیا تو آسمان سے آواز آتی ہے اب تم بخشے ہوئے اُٹھو اور میں نے تمہاری بُرائیاں نیکیوں میں بدل دی ہیں۔

۲۹۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج اہل قیامت جان لیں گے اہل کرم کون ہیں؟ عرض کیا اہل کرم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:

مجالس الذکر فی المساجد مساجد میں ذکر کی مجالس۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کچھ احادیث میں گھر کو ذکر الٰہی سے آباد کرنے کا تذکرہ ہے۔ مثلاً

۳۰۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں ذکر الٰہی ہوتا ہے اور جس میں نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔

(بخاری و مسلم)

۳۱۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے ذکر الٰہی کی خوشخبری سننے کے لیے پوچھتا ہے کیا آج تجھ پر کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا گزرا ہے۔ (حلیہ لابی نعیم، ۴، ۲۷۲)

۳۲۔انہی سے ہے ایک پہاڑ دوسرے کا نام لے کر پوچھتا ہے آج تجھ پر کوئی ذاکر گزرا ہے؟ اگر وہ کہے ہاں تو اسے مبارک دیتا ہے اس کے بعد یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا

بے شک تم حد کی بھاری بات لائے قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر۔ (مریم،۹۰)

کہ انھوں نے بری بات سنی نہ کہ نیکی کی بات۔

ذکر الٰہی اور شیطان سے حفاظت

ذکر الٰہی سے انسان شیطان سے محفوظ ہوجاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتیں عطا کر کے فرمایا خود بھی ان پر عمل کرو اور اُمت کو بھی اس کا پابند بناؤ، فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو ذاکر کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے پیچھے دشمن لگ جائے حتیٰ کہ وہ قلعہ میں آ کر اپنے آپ کو محفوظ کر لے اسی طرح بندہ شیطان سے ذکر الٰہی کے بغیر محفوظ نہیں ہوسکتا۔

ہم نے ''کتاب الدعوات'' میں اسے تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان آدمی کے دل میں اپنی سونڈھ رکھتا ہے جب وہ ذکر کرے تو ہٹا لیتا ہے اور جب غافل ہوجائے تو داخل ہوجاتا ہے۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر ذکر الٰہی مجلس سے اُٹھ جانے کے بارے میں بھی احادیث نقل کی ہیں۔

۳۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی اجتماع میں اکھٹے ہوئے اور بغیر ذکر الٰہی جدا ہو گئے تو گویا وہ مردار گدھے سے جدا ہوئے اور یہ ان پر بروز قیامت حسرت و افسوس ہوگا۔ اسے اعمش نے ابو صالح سے روایت کیا۔

۳۵۔ حضرت ابو صالح سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا بعض احادیث میں لیٹے ہوئے ذکر، چلتے وقت اور ہر پتھر، ریت اور درخت کے پاس ذکر کا تذکرہ ہے۔

۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لیٹا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا روز قیامت اس کے لئے پریشانی کا سبب ہوگا۔ جو کسی مجلس سے ذکر الٰہی کے بغیر اُٹھا وہ روز قیامت اس کے لئے پریشانی کا سبب ہوگا جو آدمی چلا مگر ذکر نہ کیا اس کے لئے بھی پریشانی کا سبب بنے گا۔

(سنن ابو داؤد، ۴۸۵۶)

۳۷۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی لیٹا اور اس نے ذکر الٰہی نہ کیا وہ اس کے لئے پریشانی کا ذریعہ بنے گا۔

۳۸۔ انہی سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی لیٹا اس نے ذکر اللہ نہ کیا وہ اس کے لئے پریشانی کا ذریعہ بنے گا جس آدمی نے قیام کیا مگر ذکر الٰہی نہ کیا وہ اس کے لئے پریشان کن ہوگا جو لیٹا اور ذکر نہ کیا اس کے لئے یہ ذریعہ پریشانی ہوگا۔

۳۹۔ اسی صحابی سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ جس اجتماع میں بغیر ذکر الٰہی کے جدا ہو گئے وہ مجلس ان کے لئے پریشانی کا سبب بنے گی اور جو لوگ چلے مگر بغیر ذکر کے تو یہ ان کے لئے پریشانی کا سبب ہوگا۔ (مسند احمد، ۲، ۴۳۲)

۴۰۔اسی صحابی سے ہے ایک آدمی نے حبیب خدا ﷺ سے عرض کیا میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: میں تجھے تقوی کی نصیحت کرتا ہوں ہر بلندی پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو جب وہ چلا آپ ﷺ نے یہ دعا دی اے اللہ زمین اس کے لیے سمیٹ دے اور اس کا سفر آسان فرمادے۔ (سنن ابن ماجہ، ۱۷۷۱)

۴۱۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن روانہ کیا تو فرمایا: زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ یوں عمل کرو جیسے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو ہر حجر وشجر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اگر تم نے مخفی طور پر برائی کی تو مخفی طور پر نیکی بھی کرو اور اگر تم اعلانیہ طور پر برائی کی ہے تو اعلانیہ نیکی بھی کرو اللہ سے ڈرو اور مظلوم کی بددعا سے بھی۔

(الحلیہ لابی نعیم، ۱، ۳۶۶)

خلوت میں یادِ الٰہی

۴۲۔حضور علیہ السلام نے حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اذا خلوت فاکثر ذکر اللہ — خلوت ہو تو وہاں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔

ہمارے نزدیک اس سے غالبًا ذکر قلبی مراد ہے تا کہ خلوت میں ایسا گناہ نہ ہو جس کی ہمت جلوت مں نہ ہو آپ ﷺ کا فرمان ہے روز قیامت سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دائمی سایہ عطا فرمائے گا جبکہ سایہ نہ ہو گا ان میں ایک آدمی یہ ہے:

ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ   اللہ تعالیٰ کو خلوت میں اس طرح یاد کرتا ہے
کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جاتے ہیں

۴۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات افراد کو اللہ تعالیٰ دائمی سایہ عطا فرمائے گا جبکہ اس کے عرش کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔عادل حکمران،نوجوان عابد،وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر اس طرح محبت کرنے والے کہ اس کے لئے جمع ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوں،خلوت میں یادِالٰہی کرنے والا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جائیں جیسے صاحب عزت ومال عورت نے دعوت دی مگر اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جس نے اس قدر مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بائیں کو علم نہیں دائیں نے خرچ کیا گیا۔   (البخاری،۱،۱۶۷)

جلوت میں ذکر

۴۴۔انہی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے بندے کا میرے بارے میں جو گمان ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے ہاں یاد کرتا ہوں اگر وہ اجتماع میں ذکر کرے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر اجتماع میں کرتا ہوں۔   (مسلم،۲۰۶۸۴)

۴۵۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میرا بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے خلوت میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے اجتماع میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر اور زیادہ اجتماع میں یاد کرتا ہوں۔

ذکرخفی

اس کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم: ذکر قلبی

اس کا ذکر ارشاد ربانی ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً (الاعراف:۲۰۵) اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے۔

دوسری قسم: زبان کا ذکر

جسے صرف کرنے والا ہی سنے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

خیر الذکر الخفی وخیر الرزق مایکفی افضل ذکر خفی ہے اور افضل رزق جو کفایت کر جائے۔

۴۶۔ حضرت سید بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی الفاظ منقول ہیں۔

(مسند احمد، ۱، ۱۸۰)

۴۷۔ اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے۔

(مسند احمد، ۱، ۱۷۲)

۴۸۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ذکر جسے فرشتے نہیں سن پاتے، وہ اس سے ستر گنا افضل ہوتا ہے جسے وہ سن پاتے ہیں۔ (کنز العمال، ۱۷۵۰)

۴۹۔ حضرت معاویہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بوقت تکلیف ذکر الٰہی

۵۰۔حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے وہ بندہ میرا کامل ہے جو بوقت قتال یاد کرے یہی الفاظ حضرت جبیر بن نضیر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔

۵۱۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کونسی مسجد افضل ہے؟ فرمایا جہاں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو عرض کیا کونسا جنازہ افضل ہے؟ فرمایا جس میں ذکر الٰہی کی کثرت ہو، کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جو یاد الٰہی میں کثرت کریں، عرض کیا کونسے مجاہدین افضل ہیں؟ فرمایا سب سے زیادہ ذکر الٰہی کرنے والے، کونسے عبادت کرنے والے افضل ہیں؟ فرمایا: یاد الٰہی میں کثرت کرنے والے۔

طلوع فجر سے طلوع آفتاب اور بعد از عصر غروب آفتاب تک ذکر

۵۲۔حضرت اعمش کہتے ہیں ہمارا قصہ گوئی کے بارے میں اختلاف ہوا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تلوار کے ساتھ مبعوث ہوئے لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا لوگوں کیساتھ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک لوگوں کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا دنیا و مافیا سے زیادہ پیارا ہے۔

۵۳۔انہی سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرنا اس سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا اور عصر کے بعد غروب تک لوگوں کے ساتھ ذکر کرنا اولاد اسماعیل میں سے ایسی

آٹھ غلاموں کے آزاد کرنے سے محبوب ہے جن میں سے ہر ایک کی قیمت بارہ ہزار ہو۔

۵۴۔انہی سے روایت ہے اولاد اسماعیل میں سے چار غلاموں کی آزادی سے محبوب اللہ کا ذکر ہے۔

۵۵۔انہی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عصر پڑھ کر شام تک ذکر خیر میں رہا وہ اولاد اسماعیل میں سے آٹھ غلاموں سے آزاد کرنے سے افضل ہے۔

۵۵۔ایک بدری صحابی سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس مجلس میں بیٹھنا جو چار غلاموں کی آزادی سے زیادہ محبوب ہے میں نے پوچھا کونسی مجلس مراد ہے؟ فرمایا مجلس ذکر۔ (مسند احمد، ۵، ۳۶۶)

غافلوں میں ذکر الٰہی

۵۶۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غافلوں میں ذکر الٰہی جنگ سے بھاگنے والوں کی طرف سے جہاد کی مانند ہے غافلوں میں ذکر کرنے والے کی اولاد آدم اور بہائم کی تعداد کے مطابق بخشش ہوتی ہے ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ اس کا جنتی ٹھکانہ دکھا دیتا ہے۔

ہماری روایت میں ہے غافلوں میں ذکر کرنے والا تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے۔

۵۷۔غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا جنگ سے بھاگنے والوں کی طرف سے قتال کرنے والے کی مانند ہے اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا، تاریک گھر میں چراغ کی مانند ہے اللہ اسے اس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اور اس کے بعد اسے

عذاب نہیں دیا جائے گا اور اسے اتنا اجر دیا جائے گا جتنے بازار میں انسان اور جانوار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پائے گا اور اس کا ہر بال نور سے منور ہوگا۔

ہماری تحقیق کے مطابق یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۵۸۔ یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تو ہمیشہ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا ہی رہے گا جب تو بیٹھے کھڑے اللہ کا ذکر کرے گا، خواہ بازار میں یا وادی میں یا جہاں بھی ہو۔

۵۹۔ حضرت ابن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ بازار میں ذکر کو پسند فرماتا ہے اس لیے کہ وہاں شور اور غفلت زیادہ ہوتی ہے میں بازار جاتا ہوں اور ذکر الٰہی کے سوا میرا کوئی کام نہیں ہوتا۔

۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفلت تین میں ہے ذکر الٰہی میں غفلت، نماز صبح سے لیکر طلوع آفتاب تک، دین کے حوالہ سے اپنی ذات سے غفلت۔

یاد میں انہماک کی وجہ سے نہ مانگنا

۶۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے جسے میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے مصروف رکھا:

اعطیته افضل ما اعطی السائلین — میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا۔

(بخاری فی التاریخ)

۶۲۔حضرت جابر بن عبد اللہ اور مالک بن حارث رضی اللہ عنہما سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

۶۳۔شیخ حسین بن حسن مروزی رضی اللہ عنہ (جو موت تک مکہ میں رہے) کہتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تفسیر پوچھی میری اور سابقہ انبیاء کی عرفہ میں یہ دعا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے ملک اس کا اور حمد بھی اس کی اور وہ ہر شی پر قادر ہے انھوں نے کہا یہ ذکر ہے نہ کہ دعا پھر فرمایا کیا تم نے مالک بن حارث کی روایت سنی ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا وہ اس کی تفسیر ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو امیہ بن ابی صلت نے اس وقت کیا کہا تھا جب اس کے پاس ابن جدعان نائلہ اور معروفہ کا مطالبہ لے کر آیا تھا میں نے کہا نہیں انھوں نے یہ شعر پڑھا

أأذكر حاجتي ام قد كفاني   جباءك ان شيمتك الحباء

اذااثنى عليك المرء يوماً   كفاه من تعرضك الثناء

(میں اپنی حاجت ذکر کروں یا مجھے تیری وفا ہی کافی ہے کیونکہ وفا کرنا تیری عادت ہے جب تیری کسی نے تعریف کی تو وہ مانگنے والوں سے آگے ہو گیا)

حضرت سفیان فرمانے لگے جب مخلوق کا یہ حال ہے کہ ثناء کرنے والا اس سے سب کچھ پالیتا ہے تو خالق کا عالم کیا ہوگا۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان تمام کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے ہو جاتی ہے:

من اکثر ذکر اللہ بری من النفاق — جس نے اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کیا وہ نفاق سے بری ہوگیا۔

۶۴۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

ان تعمل لسانک فی ذکر اللہ — تم اپنی زبان ذکر الٰہی میں مصروف کر دو

۶۵۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلام میں "سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" کو چن لیا ہے جس نے سبحان اللہ کہا اس کی بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں جس نے "الحمد للہ" پڑھا اس نے اللہ تعالیٰ کی ثناء کی اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے تیس گنا مٹا دیئے جاتے ہیں جس نے قرآن سے دس آیات کی تلاوت کر لی وہ غافلوں میں شمار نہیں ہوگا اور جس کسی نے رات کو سو آیات پڑھیں وہ خشوع کرنے والوں میں شمار ہوگا سہیل کہتے ہیں مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہاں پر یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ جس نے ذکر الٰہی میں کثرت کی وہ نفاق سے بری ہوگیا۔ (المستدرک۔۱،۵۱۲)

۶۶۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا:

تحب اللہ وتبغض للہ وتعمل لسانک بذکر اللہ — اللہ کی خاطر محبت، اللہ کی خاطر دشمنی، اور اپنی زبان کو یاد الٰہی میں مصروف کردے۔

یا نبی اللہ اس کیساتھ اور کیا؟ فرمایا لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہی ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اچھی بات کرو ورنہ خاموش رہو کہیں زبان کی وجہ سے جہنم میں اوندھے نہ گرا دیئے جاؤ۔

۶۷۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جنہیں ذوالبجادین کہا جاتا تھا ''وہ رجوع کرنے والا'' اور کثرت کے ساتھ قرآن اور دعا کے ذریعے اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد، ۹، ۳۶۹)

۶۸۔ حضرت ابن ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ سے ہے ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہریدار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میرا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے ہم مسجد کے پاس سے گزرے وہاں ایک آدمی اونچی آواز میں نماز ادا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید یہ ریاکار ہے، عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز ادا کر رہا ہے؟ فرمایا: تم اس معاملہ میں غالب نہیں آسکتے دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا میں نے عرض کیا یہ کوئی ریاکار ہے؟ فرمایا: یہ رجوع کرنے والا اور نرم دل ہے میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ تھے درست نام البجادین ہی ہے نام میں وجہ یہ ہے جب یہ اسلام لائے تو ان سے کپڑے چھین لیے گئے تو ماں نے کمبل دیا جسے انھوں نے دو حصے کر کے ایک کو تہہ بند جبکہ دوسرے کو چادر بنا لیا یہ روایت مرسل ہے۔

۶۹۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی یہی واقعہ منقول ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ درست نہیں بلکہ سابقہ روایت صحیح ہے۔

۷۰۔ حضرت ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دے رہا تھا تو اچانک مسجد میں حضرت عبداللہ ذوالبجادین بلند آواز سے تلاوت کرر ہے تھے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ فدا ہوں یہ ریاکار ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہیں جب ان کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا تو فرمایا ان سے عرض کرو اللہ تعالیٰ نے ان پر نرمی فرمائی ہے پھر ان کی قبر بنائی گئی فرمایا کشادہ کرو اللہ نے ان پر کشادگی فرمائی ہے بعض صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ان پر غمگین ہیں فرمایا یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار کرتے تھے۔

۷۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے کچھ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی آئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہو کر فرما رہے تھے اپنے دوست کو مجھے پکڑاؤ یہ نرم دل تھے جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کرتے۔ (المستدرک، ۱، ۳۶۷)

۷۲۔ انہی سے مروی ایک آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتے دوسرے نے کہا کاش یہ آواز آہستہ کرلیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کثیر دعا کرنے والے ہیں۔

۷۳۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کثیر دعا کرنے والا ہے ایک رات میں نکلا تو قبرستان میں آپ ﷺ کو اس آدمی کی تدفین میں شریک پایا۔

۷۴۔ حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے "ان ابراھیم لاواہ" کی تفسیر کثرت کے ساتھ دعا کرنے والے منقول ہے۔

۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین افراد کی دعا رد نہیں

کی جاتی کثرت کیساتھ ذکر کرنے والا، مظلوم کی فریاد، عادل حکمران۔

۷۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کس کا درجہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: اللہ کے ذکر کرنے والوں کا۔ (سنن ترمذی، ۳۳۷۶)

۷۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا و چاندی ہلاکت ہے تم اپنی زبان کو ذاکر، قلب کو شاکر اور بیوی کو آخرت میں معاون بناؤ۔

(مسند احمد، ۵، ۳۶۶)

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: واضح ہو گیا ذکر الٰہی ایمان ہے جب ذکر کا مقام یہ ہے جو ہم نے بیان کر دیا تو انسان پر لازم ہے وہ اس کی محافظت کرے اور فضیلت والے اذکار کی تلاش کرے جن کی نشاندہی رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور ان کی ترغیب دلائی ہے۔

ہم کہتے ہیں ہم نے ''کتاب الدعوات'' میں بہت سی روایات اس پر ذکر کیں ہیں بعض کا تذکرہ یہاں لا رہے ہیں۔

۷۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر آسان ہیں میزان میں بھاری اور رحمٰن کے محبوب ہیں'' سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔'' (مسلم، ۲۰۷۲)

۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر قربان کونسا کلام اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: جو اپنے ملائکہ کے لئے اس نے چنا ہوا ہے سبحان ربی وبحمدہ، سبحان رب وبحمدہ۔

(المستدرک، ۱، ۵۰۱)

۸۰۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمات دن میں کہے "لا اله الاالله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير" اسے دس غلاموں کی آزادی کا ثواب ملے گا، انہی سے چار کی آزادی کا بھی منقول ہے۔

۸۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مذکورہ کلمات سو مرتبہ پڑھے اس کے لیے دس غلاموں کی آزادی کا ثواب ہے اس کے لئے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور وہ شام تک دوزخ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر عمل کے علاوہ اس سے افضل نہ ہوگا اور جس نے سو مرتبہ "سبحان الله وبحمده" پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۸۲۔ انہی سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے "سبحان الله والحمدلله واله الاالله والله اكبر" کہنا ان تمام سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم، ۲۰۷۲)

۸۳۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے مجلس کے لوگوں سے فرمایا کیا تم ہر دفعہ ہزار نیکی نہیں کر سکتے؟ عرض کیا ایسا کیسے ہو سکتا ہے فرمایا: سو دفعہ تسبیح پڑھو ہزار نیکی مل جائے گی، اور ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسند احمد، ۱، ۱۷۴)

۸۴۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چار جملے نہایت ہی پسند ہیں "لااله الاالله، الله اكبر، سبحان الله، الحمدلله" جس سے ابتدا کرلو حرج نہیں۔ (مسلم، ۱۶۸۵)

۸۵۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے تو اس کے پاس کھجوروں کی گھٹلیاں یا سنگریزے تھے جن پر تسبیح کر رہی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان طریقہ نہ بتاؤں؟ فرمایا: یوں کہو آسمانی مخلوق کے برابر سبحان اللہ، زمینی مخلوق کے برابر سبحان اللہ اور ان کے درمیان اشیاء کے برابر"سبحان اللہ" اسی طرح " لاالہ الا اللہ، اسی طرح الحمد للہ اور لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کو بھی اسی طریقہ سے پڑھا کرو۔ (سنن ابوداود، ۱۵۰۰)

۸۶۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ایک دن آپ ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے باہر آئے (ان کا نام برہ تھا آپ ﷺ نے تبدیل کر دیا تھا) اور وہ اس وقت مسجد میں تھیں آپ سورج بلند ہونے کے بعد واپس آئے تو فرمایا: جب سے میں نکلا تم وہیں تھیں؟ عرض کی ہاں، فرمایا: میں نے تمہارے بعد تین دفعہ یہ چار کلمات پڑھے " سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ (مسلم، ۲۰۹۰)

۸۷۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ہے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا باقی رہنے والی نیکیاں کثرت سے کیا کرو عرض کیا وہ کونسی ہیں؟ فرمایا "المسالۃ" عرض کی اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: " اللہ اکبر سبحان اللہ، لاالہ الا اللہ الحمد للہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ" (عمل الیوم، للنسائی)

۸۸۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ڈھال حاصل کرو عرض کی کیا دشمن سے؟ فرمایا: نہیں دوزخ سے یوں کہو "سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ

الاالله واللہ اکبر" روز قیامت یہ چیزیں تمہارے آگے حفاظت کرنے والی اور دائمی نیکیاں ہیں۔ (ایضاً)

۸۹۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان رزق کی طرح اخلاق بھی تقسیم کیے ہیں وہ مال دوست وغیر دوست دونوں کو مگر ایمان صرف دوست کو دیتا ہے، جب وہ کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو اسے ایمان عطا فرماتا ہے جو بندہ مال خرچ کرنے سے بخل کرے رات کی تکالیف اور دشمن کے خلاف جہاد سے ڈرے وہ کثرت کیساتھ یہ پڑھے "سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر" یہ تمام محفوظ اور بچانے والے ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔ (مسند احمد، ۱، ۳۸۷)

۹۰۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر میرے اور فاطمہ کے درمیان تشریف فرما ہوتے اور ہمیں اس وظیفہ کی تعلیم دی فرمایا جب تم بستر پر سونے لگو تو تینتیس دفعہ "سبحان اللہ" تینتیس دفعہ "الحمد للہ" اور چونتیس دفعہ "اللہ اکبر" پڑھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کبھی بھی یہ وظیفہ ترک نہیں کیا حتیٰ کہ صفین کی رات بھی پڑھا۔ (مسلم، ۲۰۹۲)

۹۱۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر روز احد کی مانند عمل کر سکتے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اس قدر طاقت کس کے پاس ہے؟ فرمایا: تم سب طاقت رکھتے ہو عرض کیا کیسے؟ فرمایا: سبحان اللہ اعظم من احد ولاالہ الااللہ اعظم من احد واللہ اکبر اعظم من احد"

(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی)

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان اذکار کے لئے نماز بھی مخصوص ہے اور وہ نماز تہجد کہلاتی ہے

۹۲۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا کیا میں تمہیں نفع بتادوں عرض کی ضرور فرمایا: چار رکعتیں پڑھو ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورت پڑھو جب قرأت کرلو رکوع جانے سے پہلے پندرہ دفعہ پڑھو" اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ، لاالہ الا اللہ" پھر رکوع کرو سر اُٹھانے سے پہلے دس دفعہ پڑھو پھر سر رکھ کر سجدہ سے پہلے دس دفعہ پڑھو سجدہ میں دس دفعہ پھر دو سجدوں کے درمیان دس دفعہ پھر سجدہ میں دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ تو ہر رکعت میں پچھتر دفعہ ہے حتیٰ کہ چار رکعات میں تین سو دفعہ ہے اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوتے تب بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز کوئی ایسا کر سکے گا فرمایا ہر روز نہیں تو جمعہ کو کرلو اگر طاقت نہیں تو مہینہ میں ایک دفعہ اگر اس کی طاقت نہیں تو سال میں ایک دفعہ۔ (سنن ترمذی، سنن ابی داود)

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ یہ نماز ادا کرتے اور صالحین ایک دوسرے کو بتایا کرتے اس عمل سے اس مرفوع حدیث کو تقویت مل رہی ہے وباللہ التوفیق

۹۳۔ شیخ ابو وھب محمد بن مزاحم کا بیان ہے میں حضرت عبد اللہ بن مبارک سے نماز تسبیح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تکبیر کے بعد "سبحانك اللھم" پڑھو پھر پندرہ دفعہ سبحان اللہ ولحمدللہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر" پڑھو پھر تعوذ پھر

"بسم اللہ" اور فاتحہ پڑھو پھر دس دفعہ "سبحان اللہ" پھر رکوع کرو وہاں بھی دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ پھر سجدہ میں دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ اسی طرح چار رکعتیں ادا کریں ہر رکعت میں پچھتر دفعہ تسبیح ہوگی اور تمام میں تین سو دفعہ اگر رات کو پڑھو تو دو دو رکعت پڑھنا بہتر ہے اگر دن میں پڑھے تو جس طرح چاہے ادا کرو۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ دوسرے سجدہ کے بعد سر اُٹھا کر دس دفعہ پڑھنا گویا کاتب کی غلطی ہے کیونکہ اس کے بغیر پچھتر کا عدد پورا ہو چکا ہے۔

۹۴۔ شیخ ابو الجوزاء سے ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تیرے ساتھ محبت کا اظہار کروں کیا میں تجھے عطا کروں کیا میں صلہ رحمی کی تجھے اجازت نہ دوں؟ چار رکعات جو انھیں پڑھے اس کے تمام گناہ پرانے، نئے، چھوٹے، بڑے، دانستہ، نادانستہ معاف کر دیئے جاتے ہیں تکبیر سے شروع کرو پھر قرأت سے پہلے پندرہ دفعہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" پڑھو پھر فاتحہ پھر سورت پھر دس دفعہ تسبیح پھر رکوع میں دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ پھر سجدہ میں دس دفعہ پھر سر اُٹھا کر دس دفعہ پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کی طاقت کون رکھتا ہے فرمایا سال میں ادا کر لو ہفتہ میں یا ہر جمعہ اگرچہ "قل ھو اللہ" ہی پڑھو۔

۹۵۔ انہی سے ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص میرے مہمان تھے اور انھوں نے حدیث سنائی مگر اسے مرفوعاً بیان نہ کیا اور قرأت کی ابتدا میں تسبیحات کا ذکر نہ کیا بلکہ بعد میں ذکر کیا اور اسی طرح جلسہ استراحت میں اس کا ذکر کیا جس

طرح دیگر رویوں نے کیا ہے۔

۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں جو آدمی کو جنت میں لے جائیں گی وہ قلیل ہیں اور ان پر عمل کرنے والے بھی قلیل ہیں عرض کیا کونسی ہیں؟ فرمایا ہر نماز کے بعد دس دفعہ تسبیح، دس دفعہ حمد اور دس دفعہ تکبیر کہنا یہ زبان سے ڈیڑھ سو دفعہ ادا ہوئیں مگر میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں جب بستر پر لیٹو تو تسبیح، تحمید، تکبیر سو دفعہ کرو تو زبان سے سو دفعہ ہے لیکن میزان میں ہزار ہے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار برائی کرتا ہے؟ میں نے حضور ﷺ کو یہ تسبیحات ہاتھوں پر شمار کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کی کہ ان دو کو کیسے شمار نہیں کیا جا سکتا؟ فرمایا: تمہارے پاس شیطان آجائے گا اور کہے گا فلاں فلاں ضرورت یاد دلائے گا حتی کہ بندہ ذکر سے پھر جائے گا۔

(مسند احمد، ۲، ۲۰۴)

۹۷۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد کچھ چیزیں ہیں جن کا عامل محروم نہیں ہوتا تینتیس تینتیس دفعہ تسبیح (سبحان اللہ) وتحمید (الحمدللہ) اور چونتیس دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) ہے۔

۹۸۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اہل ثروت تمام اجروثواب لے گئے وہ ہماری طرح نماز اادا کرتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور پھر ان کے پاس مال ہے جسے صدقہ کرتے ہیں ہمارے پاس صدقہ کے لئے مال نہیں فرمایا اے ابوذر کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو پڑھے وہ ان سے آگے بڑھ جائے اور اسے کوئی بعد والا پہنچ نہ پائے عرض کیا یارسول اللہ ضرور

بتائے فرمایا ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ تکبیر تینتیس دفعہ تحمید تینتیس دفعہ تسبیح اور اختتام "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" پڑھو۔ (ابوداؤد،۲،۱۵۰۴)

۹۹۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے میں نماز کے بعد دس دس دفعہ تسبیح، تحمید اور تکبیر کا تذکرہ ہے۔ (البخاری،۸،۹۷۸)

۱۰۰۔حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قرآن سے کچھ بھی نہیں سیکھا مجھے ایسی شیء بتائیں جو قرآن کی جگہ کافی ہو فرمایا پڑھا کرو "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" (السنن الکبریٰ،۲،۳۸۱)

۱۰۱۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خیر کی تعلیم دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ پڑھو سبحان اللہ والحمدللہ والاالہ الااللہ واللہ اکبر اعرابی نے انگلیوں کو بند کیا چلا سوچا اور پھر لوٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا: حاجتمند نے غور کیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سبحان اللہ" الخ یہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا: اعرابی جب تو "سبحان اللہ" کہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا "صدقت" جب تو نے "الحمد للہ" کہا تو فرمایا: صدقت، جب تو نے "لاالہ الااللہ" پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "صدقت" جب تو نے "اللہ اکبر" کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا جب تو نے کہا "اللھم اغفرلی" (اے اللہ مجھے معاف فرمادے) کہا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے معاف کردیا جب تو نے کہا "اللھم

ارحمنی" (اے اللہ مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے رحم کیا جب تو نے کہا" اللھم ارزقنی" (اے اللہ مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے عطا کردیا تو اعرابی نے ان سات کو انگلیوں پر گنا اور لوٹ گیا۔

۱۰۲۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھا "لاالہ الاانت سبحانك انی کنت من الظالمین" کوئی مسلمان بھی اسے کسی تکلیف میں پڑھے اللہ تعالیٰ اسے رفع فرمائے گا۔ (مسند احمد، ۱، ۱۷۰)

۱۰۳۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں سے گزرے میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں بوڑھی اور ضعیف ہوگئی ہوں مجھے ایسا عمل بتایئے جو میں بیٹھ کر ہی کرلوں فرمایا: سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو کیونکہ یہ اولاد اسماعیل سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی تحمید کرو سو گھوڑے جہاد میں بھیجنے کے برابر ہے سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرو تو سو اونٹنی قبول کے برابر ہے سو دفعہ تہلیل (لاالہ الااللہ) کہو تو آسمان اور زمین کا مابین اس سے بھر جائے گا اور اس روز تیرے اس عمل کے برابر کسی کا عمل نہ ہوگا۔

۱۰۴۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نمازوں کے بعد یہ پڑھا کرتے اے اللہ! تو ہمارا رب ہے اور ہر شی کا رب ہے میں گواہی دیتا ہوں تو وحدہ لاشریک رب ہے اے اللہ! تو ہمارا اور ہر شیء کا رب ہے میں اعلان کرتا ہوں محمد تیرے بندے اور رسول ﷺ ہیں اے اللہ تو ہمارا رب اور ہر شیء کا رب

ہے میں اعلان کرتا ہوں تمام بندے آپس میں بھائی ہیں اے اللہ ہمارے رب اور ہر شیء کے رب مجھے اپنے لئے مخلص بنا دے اور میرے اہل کو بھی دنیا و آخرت میں ،اے صاحب جلال و اکرام میری دعا سن اور قبول فرما "اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ نور السموات والارض ، اللہ اکبر اللہ اکبر، حسبی اللہ ونعم الوکیل، اللہ اکبر اللہ اکبر، (سنن ابو داؤد، ۱۵۰۸)

۱۰۵۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور انہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے کہ مصیبت و پریشانی کے وقت یہ پڑھا کرو۔ "لاالہ الااللہ الحلیم سبحان اللہ وتبارک اللہ رب العرش العظیم، الحمدللہ رب العالمین" (المستدرک، ۱،۵۰۸)

۱۰۶۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے عبدالملک بن مروان نے گورنر مدینہ شام بن الحیل کی طرف لکھا مجھے اطلاع ملی ہے کہ حسن بن حسن نے اہل عراق کی طرف خط لکھا ہے انھیں میرے پاس بھجواؤ، انہیں بلایا گیا تو وہ کسی اور کی طرف معروف تھا حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور کہا ،اے چچا زاد بھائی تکلیف دور کرنے والے یہ کلمات پڑھا: "لاالہ الااللہ الحلیم، الکریم لاالہ الااللہ العلی العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش الکریم الحمدللہ رب العالمین"

حاکم کسی اور کی طرف متوجہ ہوا ان کی طرف صرف دیکھ کر کہنے لگا ان پر جھوٹا الزام ہے لہذا انہیں چھوڑ دو۔

۱۰۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے جب ہم تم سے حدیث بیان کریں

تو اس کی تصدیق کتاب اللہ سے لائیں گے جب بندہ کہتا ہے:

سبحان الله والحمد لله ولااله الاالله والله اکبر وتبارك الله

تو اس پر فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے جو ہر دن میں سے لے کر اُوپر لے جاتا ہے جیسے ہی وہ ملائکہ کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ پڑھنے والے کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ بارگاہ رحمٰن میں لے کر پہنچ جاتا ہے پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (الفاطر:١٠) اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

١٠٨۔ حضرت ثابت بنانی سے ہے ایک آدمی نے چار غلام آزاد کیے دوسرے نے یہ کلمات پڑھے "سبحان الله والحمدلله ولااله الا الله والله اکبر" پھر مجھ سے پوچھا اس میں سے افضل کون ہے؟ وہاں حضرت حبیب سلمی اور اس کے تلامذہ تھے پوچھا جس آدمی نے چار غلام آزاد کیے اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جبکہ دوسرے نے چار غلام آزاد نہیں کیے اور یہ کلمات پڑھے ہیں ان میں سے کون افضل ہے؟ انھوں نے کہا مبارک ہو "مانعلم شیئاً افضل من ذکر الله عزوجل" ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی شی کو نہیں جانتے۔

١٠٩۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا ابوسعید بن عتبہ نے سو غلام آزاد کیے ہیں فرمایا یہی کثیر ہے لیکن اس سے افضل بتادوں؟ وہ دن ورات ایمان کی سلامتی اور

لایزال لسانك رطباً بذکر الله تعالیٰ — تمہاری زبان کا ذکر الٰہی سے تر رکھنا۔

۱۱۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں گپیں کثیر ہیں تو اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لیا تو معافی مل جائے گی

سبحانك ربنا وبحمدك لا اله الاانت استغفرك واتوب الیك (سنن ترمذی:۳۴۳۳) — ہمارے رب تیری ذات پاک ہے حمد تیری ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۱۱۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مجلس میں بیٹھے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات ادا کرتے۔میں نے آپ سے کلمات کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ کلمات خیر تھے تو روز قیامت تک یہ ان پر اضافہ ہیں اور اگر ان کے علاوہ باتیں تھیں تو یہ دعائیہ کلمات ان کا کفارہ ہوں گے۔

سبحانك اللهم وبحمد ك لااله الا انت استغفرك واتوب الیك (سنن نسائی: کتاب الصلوۃ) — ہمارے رب تیری ذات پاک ہے حمد تیری ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۱۲۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ کلمات سب سے زیادہ محبوب ہیں:

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرا نام
اسمك وتعالیٰ جدك ولااله غیرك بڑا بابرکت ہے تیری بزرگی تمام سے
بڑھ کر اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور سب سے ناپسند کلام یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ اللہ سے ڈرو وہ کہے کہ تو اپنی فکر کر۔

۱۱۳۔ بنی سلیم کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک پر شمار کیا ''سبحان اللہ'' نصف میزان ''الحمد لله'' اسے بھرنے والا ''الله اکبر'' آسمان و زمین کے مابین کو بھرنے والا ہے روزہ نصف صبر اور طہارت نصف ایمان ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۵۱۹)

۱۱۴۔ حضرت ابوحیان کا بیان ہے کہ ہمارا ایک بوڑھا تھا جب بھی کسی سائل کی یہ آواز سنتے کہ اللہ تعالیٰ کو کون قرض دینے والا ہے؟ تو کہتے ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر'' یہ قرض حسن ہے۔ (الترغیب للاصفہانی: ۷۴۵)

۱۱۵۔ شیخ عیسیٰ بن عمر سے ہے نابغہ جب شعر کہتا تو اپنی زبان کو پکڑ کر کہتا میں تجھ پر ایسی چیز مسلط کرونگا جو تجھے پسند ہے ''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر''

۱۱۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو سزا کا حکم دیا ایک نے ''بسم الله'' اور دوسرے نے ''سبحان الله'' کہنا شروع کر دیا فرمایا: ان پر تخفیف کرو کیونکہ اللہ کی تسبیح مومن کے دل کو ہی نصیب ہے۔

۱۱۷۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک آدمی نے خواب میں آسمانی

منادی کو یہ کہتے سنا اے لوگو! خوف کے وقت کے لیے اسلحہ حاصل کرو لوگوں نے اسلحہ پکڑ لیا حتیٰ کہ آدمی کے پاس عصا تھا منادی نے کہا کہ یہ اسلحہ خوف نہیں پوچھا وہ اسلحہ کیا ہے؟ فرمایا ''لا الہ الااللہ سبحان اللہ واللہ اکبر والحمد للہ''

۱۱۸۔ شیخ ادریس بن ابوبکر کہتے ہیں، جب ہم حضرت عثمان بتی کے پاس تھے وہ فوت ہوئے تو انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا حال کیسا ہے فرمایا: آخرت میں میں نے ان کلمات سے بڑھ کر کسی چیز کو زیادہ نفع بخش نہیں دیکھا ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر''

۱۱۹۔ شیخ ابراہیم بن علی ذہلی کا بیان ہے کہ ہم نے بعض مشائخ سے سنا کہ ہم نے امام خلیل بن احمد کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا آخرت میں ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا ''سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر''

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس ذکر میں استغفار بھی ہے اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان بھی ہے:

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا — اپنے رب سے بخشش مانگو کیونکہ وہ نہایت ہی بخشش فرمانے والا ہے۔ (النوح، ۱۰)

استغفار اور احادیث

پھر اس پر انھوں نے حضور ﷺ کے ارشادات ذکر کیے ہم نے تمام اپنی ''کتاب الدعوات'' میں لائے ہیں ہاں کچھ اللہ کی توفیق سے یہاں بھی ذکر کر دیتے ہیں۔

۱۲۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے اس مبارک ارشاد "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ" (محمد،۱۹) کی تفسیر میں کہا، حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے ستر دفعہ استغفار کرتا ہوں۔

۱۲۱۔انہیں سے یہ بھی مروی ہے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا اللہ کی قسم

انی لاستغفرواتوب فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ (البخاری) میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

۱۲۲۔حضرت المزنی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دل میں بوجھ محسوس کرتا اور میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم،۴،۲۰۷۵)

۱۲۳۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے ہم ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ سے سو دفعہ یہ کلمات شمار کرتے۔

رب اغفرلی وتب علیّ انك انت التواب الرحیم (مسند احمد،۲،۲۱) اے میرے رب مجھے معاف فرما مجھ پر رحمتوں کا نزول فرمایا بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

۱۲۴۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی استغفار کرے اسے دن میں ستر دفعہ گناہ نقصان دہ نہیں۔ (سنن ابو داود،۱۵۱۴)

۱۲۵۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے، میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا میں اپنے اہل پر تیز زبان ہوں مجھے ڈر ہے کہیں میری زبان مجھے دوزخ میں نہ لے جائے آپ ﷺ نے فرمایا: استغفار کیوں نہیں کرتے میں دن میں سو دفعہ اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں۔

۱۲۶۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کثرت کے ساتھ استغفار کی اللہ تعالیٰ ہر غم میں ازالہ، ہر تنگی میں کشادگی اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو۔

۱۲۷۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد گرامی ہے:

طوبی لمن وجدفی صحیفتہ استغفاراً کثیراً — مبارک ہو اسے جس کے اعمال نامہ میں زیادہ استغفار ہو۔

بعض راویوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے طور پر نقل کیا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ سیدہ کا قول ہے۔

۱۲۸۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کا اعمال نامہ اسے خوش کردے وہ کثرت کیساتھ استغفار کرے۔

۱۲۹۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے سرور عالم ﷺ نے فرمایا: دلوں پر لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے:

وجلائوھا الاستغفار — اس کا ازالہ استغفار ہے۔

۱۳۰۔حضرت سفیان ثوری سے ہے میں حضرت جعفر بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا پوچھا کیسے آئے؟ عرض کی طلب علم کے لئے، فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کی نعمت تم پر ہو تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر رزق میں کمی آئے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، جب کوئی معاملہ پریشان کرے تو ''لا حول ولاقوۃ الاباللہ'' پڑھو۔

۱۳۱۔دوسری روایت میں ہے تم بادشاہ کا قرب چاہتے ہو ہم اس سے بچتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ وظیفہ بتایا۔

۱۳۲۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے ہم سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو ہم نے استغفار شروع کی تو فرمایا: ستر دفعہ کرو ہم نے ستر دفعہ کیا تو فرمایا: جو بندہ یا اُمت دن میں ستر دفعہ استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (الترغیب، ۲، ۴۷۱)

۱۳۳۔امام محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی "استغفر اللہ واتوب الیہ" اور اس نے کوئی گناہ نہیں کیا تو یہ جھوٹ ہو گا بلکہ اسے اس طرح کہنا چاہیے:

اللھم اغفرلی وتب علی	اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر کرم فرما

۱۳۴۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے تمہارے اندر دو چیزیں ذریعہ امان ہیں ایک چلی گئی جبکہ دوسری باقی ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جبتک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔
(الانفال، ۳۳)	

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (درمنثور، ۳، ۱۸۱)

۱۳۵۔شیخ رجا بن حیوۃ نے مسجد منیٰ میں واعظ کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگو! تین چیزیں ہیں اگر تم ان کو اپناؤ تو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا، شکر، دعا، استغفار، پھر ان آیات کی تلاوت کی:

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ (النساء، ۱۴۷) — اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ۔

اور فرمایا:

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاؤُكُمْ (الفرقان، ۷۷) — تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو۔

اور فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال، ۳۳) — اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جبتک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

۱۳۶۔امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اپنے گھروں ، دسترخوانوں ، راستوں ، بازاروں ، مجالس بلکہ جس جگہ بھی ہوں استغفار میں کثرت کرو:

لاتدرون فی ای وقت تنزل البرکۃ — تم کیا جانو کس وقت برکت کا نزول ہو جائے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اپنی اُمت کو جنت میں کثیر پودے لگانے کا حکم دو کیونکہ اس کی زمین خوب ہی زرخیز اور وسیع ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ بتایا ''لاحول ولا قوۃ الاباللہ''

۱۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا ہے حضرت سالم نے حضرت محمد بن کعب قرظی کے پاس بھیجا اور کہا میں چاہتا ہوں آپ مجھے قبر کے پاس ملیں وہاں ملاقات پر حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے پوچھا، باقیات صالحات کون ہیں ؟ انھوں نے بتایا "سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اکبر ولا حول ولاقوة الابالله" حضرت سالم کہنے لگے، اس میں آپ نے "لا حول ولا قوة الا بالله" کا اضافہ کیا ہے فرمایا: نہیں میں نے دو یا تین دفعہ پوچھا انھوں نے کہا نہیں، اس کے بعد انھوں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث بیان کی۔

۱۳۹۔ حضرت قیس بن سعد کہتے ہیں، والد گرامی نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں مسجد میں ذرا رُکا، نماز ادا کی اور لیٹ گیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھے ٹھوکر لگا کر فرمایا: کیا میں تجھے جنت کا دروازہ بتاؤں؟ عرض کیا ضرور فرمایا: پڑھو "لاحول ولاقوة الابالله"

۱۴۰۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے ہم غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم بلند جگہ پر چڑھتے اور اُترتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! اپنی آوازوں کو پست کرو تم کسی بہرے غائب کو نہیں پکار رہے تم تو اپنے ساتھ والی ہستی کو پکار رہے ہو، فرمایا: ابوموسیٰ عرض کیا حاضر، فرمایا: میں تمھیں جنت کا خزانہ بتاؤں؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور، فرمایا: پڑھو "لاحول ولاقوة الابالله"

۱۴۱۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے ہے جب بندہ کہتا ہے "لااله الاالله والله اکبر" تو رب تعالیٰ اسے سچا قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے

میرے بندے تم نے سچ کہا "لااله الاالله" میں تنہا ہوں جب بندہ کہتا ہے "لااله الاالله وحدہ لاشریك له" فرماتا ہے میرے بندے نے سچا کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں جب بندہ کہتا "لااله الاالله له الملك وله الحمد" تو فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں ملک و حمد میرے لئے ہی ہے جب بندہ کہتا ہے "لااله الاالله ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" فرمایا: میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے علاوہ نہ کوئی قوت وحرکت ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ۳۷۹۴)

۱۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میں نے پڑھا "لاحول ولا قوۃ الاباللہ" آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی تفسیر جانتے ہو؟ عرض کی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا:

لاحول عن معصیة اللہ الا	اللہ کی نافرمانی سے اس کی حفاظت ہی کی وجہ
بعصمة الله ولا قوة علی طاعة	سے پھرا جاسکتا ہے اور اللہ کی فرمانبرداری کی
الله الابعون الله	قوت اس کی توفیق کے ساتھ ہے۔

اور فرمایا: یہ تفسیر ہے جبریل امین نے بتائی ہے (تاریخ الخطیب، ۱۲، ۳۶۲)

۱۴۳۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار ہے:

اللهم انت ربی لااله انت	یا اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود
خلقتنی وانا عبدك وانا علی	نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ
عهدك ووعدك ما استطعت	ہوں میں اپنی بساط کے مطابق تیرے
اعوذبك من شرما صنعت	ساتھ کیے ہوئے وعدہ پر قائم ہوں

ابوء لك بذنوبی ابوء لك بنعمتك اپنے کرتوتوں کے شر سے تیری پناہ
علی فاغفرلی انه لایغفر الذنوب چاہتا ہوں اپنے گناہوں سے میں
الاانت تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے
معاف کر دے بے شک صرف تو ہی (البخاری:۸-۸۸)
گناہ معاف کر سکتا ہے۔

دوسری فصل

ذکرالٰہی اور اثار صحابہ و اخبار

۱۴۴۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی تسبیحات کہنا دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

۱۴۵۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا:

ذکر الله اکبر اللہ کا ذکر سب سے افضل ہے۔

۱۴۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی سوال ہوا تو فرمایا: ذکر الٰہی سب سے افضل ہے تین دفعہ دہرا کر یہی فرمایا، پھر فرمایا: جب کسی گھر میں لوگ کتاب اللہ پڑھتے پڑھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں جب تک وہ کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے ان پر ملائکہ پر بچھاتے ہیں جو آدمی علم کے راستہ میں چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جس کو عمل نے پیچھے کر دیا اس کو نسب آگے نہیں کر سکتا۔ (در منثور،۵،۱۴۶)

۱۴۷۔ حضرت فضیل بن مرزوق نے حضرت عطیہ سے نقل کیا "ولذکر الله

اکبر" کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے ذکر الٰہی سے کہیں افضل ہے۔

۱۴۸۔ حضرت عبداللہ بن ربیعہ کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا "ولذکر اللہ اکبر" تو میں نے عرض کیا، اللہ کا ذکر تسبیح تہلیل اور تکبیر کے ساتھ مراد ہے فرمایا: یہی نہیں بلکہ

ذکر اللہ اکبر من ذکر کم ایاہ — اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے ذکر الٰہی سے بڑھ کر ہے۔ (المستدرک، ۲، ۴۰۹)

۱۴۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے صبح سے رات تک ذکر الٰہی کرنا اتنے وقت میں گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد میں نکلنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (المستدرک، ۲، ۵۴۱)

۱۵۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ہر بچے کے دل میں وسوسے ہوتے ہیں اگر وہ ذکر الٰہی کرے تو وہ دور ہوتے ہیں اگر غفلت برتے تو باقی رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان "اَلْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ" سے یہی مراد ہے۔

۱۵۱۔ حضرت اُم الدرداء رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دو آمیوں میں اللہ کی خاطر محبت تھی جب ملتے تو کہتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں، ایک دن بازار میں دکان کے دروازے کے پاس ان کی ملاقات ہوئی ایک نے کہا آؤ ذکر الٰہی کریں شاید اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادے پھر تھوڑی مدت کے بعد ایک بیمار ہو گیا دوسرے نے اس سے کہا اگر تم فوت ہونے کے بعد خواب میں آئے تو مجھے بتانا کیسی گزری؟ اس نے وعدہ کر لیا انشاء اللہ تعالیٰ میں ایسا کروں گا وہ فوت ہونے کے ایک سال بعد خواب میں آئے، کہا جب ہم بازار میں ملے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی تھی

اسی دن اس نے ہمیں معاف فرمادیا تھا۔

۱۵۲۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جب مواخات فرمائی تو حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان اور حضرت عوف بن مالک اور صعب بن جثامہ کو بھائی بھائی بنایا تو ایک نے دوسرے سے کہا، اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو ہمیں بتانا حضرت صعب رضی اللہ عنہ پہلے فوت ہوئے اور حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے خواب میں آئے پوچھا کیسے ہو؟ فرمایا: خیریت، کونسا عمل کام آیا؟ فرمایا جب بازار میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اس دن اس نے ہمیں معاف فرمادیا۔

میرے گھر والوں کو جو بھی مصیبت پہنچے اس کا اجر ملتا ہے حتی کہ تین دن پہلے ہماری بلی فوت ہوگئی تھی (اس کا اجر بھی ملا)

۱۵۳۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! مجھے کس طرح شکر کرتے رہنا چاہیے؟ فرمایا: تمہاری زبان میرے ذکر سے تر رہنی چاہیے عرض کیا بعض اوقات ذکر میں تاخیر کرنا پڑتی جاتی ہے فرمایا: کس وقت؟ عرض کیا حالت جنابت اور حالت رفع حاجت وغیرہ میں فرمایا: اگرچہ اس حالت میں ہو، عرض کیا کن الفاظ سے ذکر کروں؟

ارشاد ہوا یوں کہ

سبحانک وبحمدک جنبنی الاذی	تیری ذات پاک ہے اور تیری ہی حمد
سبحانک بحمدک قنی الاذی	ہے مجھے تکلیف سے دور فرمادے۔

۱۵۴۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے تو آواز دوں فرمایا: میں ذکر

کرنے والوں کے ساتھ ہوں عرض کیا بعض اوقات میں تاخیر کرتا ہوں پوچھا کس وقت؟ عرض کیا جنابت اور رفع حاجت کے وقت فرمایا: اس حالت میں بھی مجھے یاد رکھا کرو۔

۱۵۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ سینا پر حاضر ہوئے اور عرض کی یارب کونسے بندے تجھے پیارے ہیں فرمایا جو مجھے یاد کرتے رہیں اور نہ بھولیں۔

۱۵۶۔ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یارب کونسی مخلوق تیرے ہاں معزز ہے؟ فرمایا جس کی زبان میرے ذکر سے تر رہے۔ عرض کی یارب کونسی مخلوق زیادہ علم والی ہے؟ فرمایا: جو اپنے علم میں اضافہ کے لئے دوسرے سے علم سیکھے عرض کی یارب کونسی مخلوق زیادہ عدل والی ہے؟ فرمایا: جو اپنی ذات کے خلاف بھی دیگر مخلوق کی طرح ہی فیصلہ کرے، عرض کی یارب کس کا گناہ اعظم ہے؟ فرمایا: جس نے مجھ پر تہمت لگائی، عرض کی یارب کوئی آپ پر تہمت بازی لگا سکتا ہے؟ فرمایا: جس نے مجھ سے استخارہ کیا اور پھر میرے فیصلے کو نہ مانا۔

۱۵۷۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ (پ۲، البقرة:۲۰۰) تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے۔

کے تحت کہتے ہیں جیسے بچے اپنے والد کو ابوابو کہہ کر پکارتا ہے۔

۱۵۸۔ حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے ذکر دو طرح کا ہے زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ہی خوب ہے لیکن حلال وحرام پر عمل کی صورت میں ذکر الٰہی نہایت ہی افضل ہے۔

۱۵۹۔ انہی سے ہے کہ فرمانبرداری اور نافرمانی کے وقت ذکر افضل ہے۔

۱۶۰۔ حضرت اُم الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد گرامی

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ — اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

(العنکبوت، ۴۵)

کے تحت کہا اگر تم نماز پڑھو تو یہ ذکر، خاموش رہو تو یہ ذکر، ہر اچھا عمل ذکر اور ہر بُرائی سے بچنا ذکر اور افضل اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے۔

۱۶۱۔ حضرت ابن ابی عمران رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاع الله فقد ذكر الله وان قلت صلاته وصيامه وتلاوة القرآن ومن عصى الله فقد نسى الله وان كثرت صلاته وصيامه وتلاوة القرآن

جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اگرچہ اس کی نماز، روزہ اور تلاوتِ قرآن کم ہو اور جس نے عمل میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اگرچہ اس کی نماز، روزہ اور تلاوت قرآن زیادہ ہو۔

۱۶۲۔ حضرت فضیل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ — پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرونگا

(پ۱، البقرہ:۱۵۲)

کی تفسیر میں کہا:

اذکرونی بطاعتی اذکرکم بمغفرتی لکم — تم میری طاعت کے ذریعے میرا ذکر کرو میں تمہاری مغفرت کر کے تمہارا ذکر کروں گا۔

۱۶۳۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے ہے جب تک بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہے

فھوفی صلاۃ وان کان فی السوق — وہ نماز میں ہی رہتا ہے اگرچہ وہ بازار میں ہی رہے۔

۱۶۴۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب تک بندے کا قول یادِ الٰہی میں رہے وہ بندہ نماز میں ہی ہے اور اگر اس کی زبان اور ہونٹ بھی حرکت کریں تو یہ افضل ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے ایک پہاڑ دوسرے سے پوچھتا ہے کیا تیرے اُوپر سے کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟ اگر وہ کہے ہاں تو اسے وہ بشارت دیتا ہے، حضرت عون نے ان سے پوچھا کیا وہ جھوٹ بھی سنتے ہیں؟ فرمایا: کہ خیر کو زیادہ سنتے ہیں۔ پھر اس نے یہ آیات تلاوت کیں:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا

(مریم، ۸۸تا۹۱)

اور کافر بولے رحمٰن نے اولاد اختیار کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر اس پر کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد بتائی۔

۱۶۶۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ہے مؤمن کے اعمال نامہ میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح

خیر من جبال الدنیا تجری دنیا کے ان پہاڑوں سے بھی بہتر ہے
معه ذهباً جو سونا بن کے ساتھ چلیں۔

۱۶۷۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ہے روز قیامت منادی آواز دے گا عنقریب اہل محشر ان لوگوں کو دیکھ لیں گے جن پر سب سے زیادہ کرم ہے پھر آواز دے گا یہ لوگ کہاں ہیں؟

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے
(السجدہ، ۱۶) میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

تو ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور لوگوں سے آگے آجائیں گے پھر آواز آئے گی عنقریب اہل محشر سب سے زیادہ کرم پانے والے لوگوں کو دیکھ لیں گے کہاں ہیں یہ لوگ؟

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ
اللّٰهِ (النور، ۳۷) خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔

تو ایسے لوگ آگے آجائیں گے پھر ایسی ہی آواز پھر دی جائے گی اور کہا جائے گا ہر حال میں حمد کرنے والے کہاں ہیں وہ اُٹھیں گے اور وہ کثیر ہوں گے پھر وہ بھی ان کے پیچھے چلے جائیں گے اور باقی لوگوں کا حساب ہوگا۔

حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے جمع ہوں تو انہیں ندا دی جاتی ہے کہ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے۔

۱۶۹۔ دوسری روایات میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی قرار دیا گیا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۱۰، ۷۶)

۱۷۰۔ حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ان کے پاس ایک آدمی نے کہا مجھے نصیحت کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت اور پتھر کے پاس کیا کرو کہا اس میں اضافہ کیجئے فرمایا: اس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کہ لوگ اس ذکر کی وجہ سے دیوانہ گمان کریں، حضرت ابو مسلم اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرتے کہ ایک آدمی نے انہیں ذکر الٰہی کی صورت میں دیکھ کر کہا یہ آدمی تو دیوانہ ہے، انھوں نے سنا تو فرمایا: یہ دیوانگی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ تو دیوانگی کا علاج ہے۔

۱۷۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جو خیر کی چابی اور شر کا تالہ اور کچھ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

۱۷۲۔ انہی سے دوسری روایت میں اضافہ ہے جس کے ہاتھ میں خیر کی کنجی ہے اسے مبارک ہو اور افسوس اس کے لئے جس کے ہاتھ میں شر کی کنجی ہو۔

(السنۃ لابن ابی عاصم، ۱، ۱۲۷)

۱۷۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کچھ لوگوں کے پاس ذکر اللہ کی چابیاں ہوتی ہیں:

اذاروا ذکراللہ ان کی زیارت کے وقت دل اللہ کی طرف
متوجہ ہوتے ہیں۔

۱۷۴۔حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں، کچھ لوگ باتیں کررہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک زبان پر ذکر جاری کرتا ہے تو دوسرے لوگ بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اسے ان کے برابر اجر ملتا ہے اور ان کے اجر میں بھی کمی نہیں کی جاتی کچھ لوگ ذکر میں ہوتے ہیں ان میں سے ایک کی زبان پر دنیاوی بات چیت جاری ہوجاتی ہے تو لوگ ذکر ترک کر کے باتوں میں لگ جاتے ہیں تو ان کا بوجھ ان پر ہوگا اور ان کے بوجھ میں کمی بھی نہیں کی جاتی۔

۱۷۵۔ایک خاتون نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا، اے ابوسعید! جب میں ذکر کرتی ہوں تو میرا دل نرم ہوجاتا ہے جب ترک کرتی ہوں تو میرا نفس منکر ہوجاتا ہے فرمایا: جاؤ دل کی اصلاح کرو۔

۱۷۶۔دوسری روایت میں ایسی شکایت کرنے والے سے فرمایا: اس کی ذکر کے ساتھ تربیت کرو۔

۱۷۷۔حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

ماتلذذ المتلذذون بمثل ذکراللہ عزوجل لذت پانے والا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی میں لذت نہیں پاسکتا۔

۱۷۸۔حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وہ ذات اقدس جس کا ذکر مجھے ہر شی سے عزیز ہے مجھے دشمنوں کے سامنے پست وذلیل نہ فرما۔

۱۷۹۔انہی سے ہے کہ یوں بھی دعا کرتے میں اعلانیہ تجھ سے مانگتا ہوں جیسے

ارباب سے مانگا جاتا ہے اور خلوت میں بھی مانگتا ہوں جیسے احباب سے مانگا جاتا ہے جلوت میں یاالٰہی جب کہ خلوت میں یا حبیبی کہتا ہوں،

۱۸۰۔حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کہا کرتے:

الھی انا لااصبر عن ذکر فی الدنیا فکیف اجر عنك فی الآخرة — اے اللہ میں تیرے ذکر سے دنیا میں نہیں رُک سکتا تو آخرت میں کیسے صبر کرسکوں گا؟

۱۸۱۔انہی سے ہے جس نے حقیقۃً اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے مقابل ہر شی کو بھول گیا جو ہر شی کو بھول گیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر شی سے حفاظت فرمائے گا بلکہ اسے ہر شی کے عوض عطا فرمائے گا انہی کا فرمان ہے عارف دنیا میں فقر اور فخر کے درمیان ہوتا ہے جب ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب نفس کو یاد کرتا ہے تو فقیر ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا:

باالله فخرناوالی الله فقرنا — ہم اللہ کیساتھ فخر اور اللہ کی ہی طرف فقیر ہیں۔

۱۸۲۔انہی کا فرمان ہے جس نے اپنے رب کی معرفت پائی اس نے عبودیت کا مزہ پالیا وہ جسم کے ساتھ مخلوق میں مگر غم اور خطرات میں ان سے جدا ہیں۔

۱۸۳۔انہی سے ہے عارف اپنے رب کی وجہ سے مستغنی ہوتا ہے تو اس سے زیادہ اور کون غنی ہوگا؟ اور جو غنی ہو جائے اس کی لذت اسی کے ساتھ ہے اور وہ اسی کے دربار میں بیٹھتا ہے اور اسی سے اُنس حاصل کرتا ہے۔

۱۸۴۔ حضرت ابو اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں حضرت محمد بن نضر سے سوال کیا تم گھر میں طویل وقت تک تنہا بیٹھنے سے وقت محسوس نہیں کرتے؟ فرمایا: میں کیسے وقت محسوس کروں جب کے اس کا فرمان

انا جلیس من ذکرنی — جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

۱۸۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب! تو نے اتنی کثیر نعمتوں سے نوازا ہے میری رہنمائی فرما کہ میں تیرا ان پہ شکر کیسے ادا کروں؟ فرمایا: میرا کثرت کے ساتھ ذکر کیا کرو، ذکر کرو گے تو میرا شکر ادا ہوگا اور بھول جاؤ گے تو ناشکری۔

۱۸۶۔ حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

سھوۃ طرفۃ عین عن اللہ شرك باللہ — اللہ سے آنکھ جھپکنے کی مقدار غفلت اللہ سے شرک ہے۔

۱۸۷۔ حضرت محمد بن عبدالوہاب بلخی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات اقدس کے ساتھ غفلت کرنا کس قدر بدتر ہے جو تیری بھلائی سے کبھی غافل نہیں ہوتی۔

۱۸۸۔ حضرت سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں حالت سجدہ میں سو گیا تو جنتی حور نے مجھے ٹھوکر لگائی اور کہا اے حبیب! سو گیا حالانکہ مالک جاگ رہا ہے اور اہل تہجد پر نظر کرتا ہے افسوس ان پر جو لذت نیند کو لذت مناجات عزیز پر ترجیح دیتے ہیں اُٹھو فراغت (موت) قریب ہے اہل محبت ایک دوسرے سے ملنے والے ہیں یہ نیند کیسی ہے؟ اے میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک کیا تیری آنکھیں سو رہی ہیں اور مجھے تیرے لئے اتنے عرصہ سے تیار کیا جا رہا ہے

میں فی الفور اُٹھا اس کی سرزنش پر حیاء پسینہ سے شرابور ہو گیا ابھی تک میرے کانوں میں اور دل میں اس کی گفتگو موجود ہے۔

۱۸۹۔ حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

ذکر الناس داء وذکر اللہ دواء — لوگوں کا ذکر بیماری اور اللہ تعالیٰ کا ذکر دوا ہے۔

۱۹۰۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کے پاس کسی آدمی کا ذکر ہوا تو فرمایا: اللہ کا ذکر لوگوں کے ذکر سے کہیں افضل ہے۔

۱۹۱۔ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أن ذکر اللہ شفاء وان ذکر الناس داء — اللہ تعالیٰ کا ذکر سراپا شفاء اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔

۱۹۲۔ حضرت ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ ہماری سواری اور کپڑے اللہ کا ذکر زیادہ کریں اور وہ تسبیح تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے تھکتے ہی نہیں۔

۱۹۳۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضرت عمیر بن ہانی سے کہا میں تمہاری زبان کو ذکر الٰہی میں ان تھک پاتا ہوں میں حیران ہوں تم کتنی مقدار تسبیح کہتے ہو؟ فرمایا: اگر اُنگلیاں خطا نہیں کرتیں تو ایک لاکھ دفعہ۔

۱۹۴۔ حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مکہ میں ایک عورت تھی جو دن میں بارہ ہزار دفعہ تسبیح کہتی ہوئی فوت ہو گئی جب قبر تک پہنچی تو وہاں لوگوں کے ہاتھوں سے اُٹھا لیا گیا۔

۱۹۵۔حضرت محمد بن فضیل نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کیا حجاج نے جب حضرت ابوصالح ماہان کو پھانسی چڑھایا تو انھوں نے تسبیح کہتے ہوئے ہاتھ کھولنے اور بند کرنے شروع کر دیئے جب انھوں نے تیس دفعہ تسبیح کہہ دی تو ہاتھ بند کیا تو آدمی آیا اس نے نیزہ سے قتل کر دیا میں نے ان کا ہاتھ اسی طرح بندھے ہوئے دیکھا۔

۱۹۶۔حضرت عبداللہ بن مارک فرماتے ہیں، حضرت ابوطلحہ، حضرت قتیبہ بن مسلم کے ساتھ سوار ہوئے تو انھوں نے پوروں پر شمار کرتے ہوئے بارہ ہزار دفعہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔

۱۹۷۔خادم رسول ﷺ حضرت ابوصفیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے ان کے لئے کپڑا بچھایا جاتا اور ایک قبہ میں سنگریزے لائے جاتے اور نصف دن تسبیح پڑھتے پھر اُٹھا لیے جاتے پھر نماز ظہر کے بعد شام تک تسبیح پڑھتے رہتے۔

۱۹۸۔حضرت ذوالنون مصری فرمایا کرتے دل کے مردہ ہونے کی تین علامات ہیں

۱۔الانس مع الخلق	مخلوق کے ساتھ پیار
۲۔الوحشة فی الخلوة مع اللّٰه	خلوت میں اللہ کے ساتھ وحشت
۳۔افتقاد حلاوة الذکر المقسوم	ذکر مقرر کی مٹھاس سے محرومی

اور تین چیزیں اللہ کی محبت کی علامات ہیں:

۱۔اضطراب الروح فی البدن عند الذکر تشاقاً	ذکر کے وقت روح کا بدن میں مضطرب ہونا۔
۲۔ارتیاح العقل عند النجوی تملقاً	مناجات کے وقت عقل کا خوشامد کر کے راحت پانا۔
۳۔ولوج الھمة فی الغیوب نحو اللّٰه تخلقاً	غیوب میں اللہ کی طرف ہمت سے مزین ہونا۔

۱۹۹۔حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے حقیقت معرفت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

الحیاۃ بذکر اللہ — اللہ کے ذکر سے زندگی۔

حقیقت جہالت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

الغفلۃ عن اللہ — اللہ تعالیٰ سے غفلت۔

۲۰۰۔انہی سے سوال ہوا عارف کی علامت کیا ہے؟ فرمایا:

لایفتر من ذکرہ ولایحل من حقہ ولاشیئاً نس بغیرہ — اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اس کے حق کی ادائیگی میں اُکتائے نہ پائے اس کے علاوہ کسی سے انس نہ پائے۔

اور فرمایا: مجھے ابتدأ چار چیزوں میں مغالطہ رہا۔

ا۔مجھے گمان رہا کہ میں اسے یاد کروں، پہچانوں اور طلب کروں مگر جب میں انتہا تک پہنچا تو معلوم ہوا اس کی یاد فرمانا میری یاد ہے، اس کی معرفت، میری معرفت ہے، اس کی محبت، میری محبت ہے اور اس کا طلب فرمانا میری طلب سے پہلے تھا۔ یہاں طلب سے مراد بلند درجہ عطا فرمانا ہے۔

۲۰۱۔حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

ماعادی عبدربہ بشیء اشدعلیہ من ان یکرہ ذکرہ او من یذکرہ — کوئی بندہ اپنے رب سے اس سے زیادہ عداوت نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے ذکر کو ناپسند کرے یا اس کا ذکر کرنے والے کو ناپسند کرے۔